صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 07 اگست 2020ء بمطابق 16 ذی الحجہ 1441 ہجری صبح دس بجکر تینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قُلۡ اِنَّ الۡمَوۡتَ الَّذِیۡ تَفِرُّوۡنَ مِنۡہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیۡکُمۡ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰی عٰلِمِ الۡغَیۡبِ وَالشَّہَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ○یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَۃِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الۡبَیۡعَ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ○فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ○وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَہۡوَا ۨانۡفَضُّوۡۤا اِلَیۡہَا وَتَرَکُوۡکَ قَآئِمًا ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ مِّنَ اللَّہۡوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ ؕ وَاللّٰہُ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ۔

(ترجمہ): ارشاد ہے: اے نبی ﷺ ان سے کہو جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تو تمہیں آکر رہے گی پھر تم اللہ کے سامنے پیش کئے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ تمہیں بتادے گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو جب پکارا جائے نماز کے لئے جمعہ کے دن تو اللہ کی ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشہ ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمہیں اے نبی ﷺ کھڑا چھوڑ دیا ان سے کہو جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشہ اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔۔

وآخِرُ الدَعۡوَانَا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جزاک اللہ، کوئسچنز آور

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

Mr. Speaker: 'Question's Hour': After that, first let me complete the order of the day and then I will give you the chance. Question No. 6224, Muhtarma Humaira Khatoon Sahiba.

* 6224 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں واقع سرکاری ہسپتالوں اور طبی مراکز میں کتے اور سانپ کے کاٹنے کی ویکسین اور ادویات ناپید ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت ڈیرہ اسماعیل خان میں مذکورہ ویکسین کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، نیز صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں اور طبی مراکز کو مذکورہ ویکسین کی فراہمی کے لئے کیا طریقہ کار اپنایا جاتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) جی نہیں، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کے زیر انتظام کتے اور سانپ کے کاٹنے کی ویکسین موجود ہے، تصدیق دفتر ہذا سے ہو سکتی ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ویکسین کی خریداری محکمہ صحت خیبر پختونخوا میں منظور شدہ فرم اور نرخ کے مطابق خریدی جاتی ہے اور ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق چیک اپ کے بعد فراہم کی جاتی ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب ،جناب سپیکر صاحب، مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آرہی کہ آپ کی بار بار رولنگ کے باوجود بھی صورتحال میں کوئی تبدیلی نہیں آرہی، یہ جواب جو مجھے ملا ہے، ابھی پونے گیارہ بجے آپ کے سٹاف نے مجھے دیا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ یہ چھ ماہ قبل جمع کیا گیا سوال ہے اور جو سوال میں نے جمع کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ مہمند کے علاقے میں واقعہ ہوا تھا اور اس بچی کو ویکسین نہ ہونے کی وجہ سے اس کی موت واقع ہوئی تھی، اس کو غلنئ لایا گیا، پھر شبقدر لایا گیا اور اس کے بعد آخر میں اس کی موت واقع ہو گئی اور اسی طرح انہی دنوں میں اس طرح اموات ڈی آئی خان میں بھی ہوئیں۔ اگر چھ ماہ بعد محکمہ مجھے اس کا جواب اس طرح دیتا ہے کہ پونے گیارہ بجے آج مجھے اس کا جواب ہارڈ کاپی میں موصول ہوتا ہے تو محکمے کو اپنی کارکردگی پہ سوچنا چاہیے کہ وہ کیا کر رہا ہے؟ مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آرہی اور سیکرٹریٹ سے بھی یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جب ان کے پاس سوالات جمع ہوتے ہیں تو کم از کم ان واقعات

کو دیکھتے ہوئے جن سے اخبارات بھرے پڑے ہوتے ہیں اور جب ہم اس پہ سوال جمع کرتے ہیں تو Relevantسوال کم از کم جلدی اس فلور پہ لانا چاہیے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب، میں رولنگ دیتا ہوں کہ چیف سیکرٹری صاحب کو لیٹر لکھا جائے کہ دو ہفتے کے اندر وہ ہر سیکرٹری کو ہدایت کریں کہ اسمبلی سے جو بھی کوئسچن جائے Two weeksکے اندر اسمبلی کو اس کا جواب ہر صورت میں ملنا چاہیے، اگر دو ہفتے کے اندر جواب نہ ملے تو یہ استحقاق کا معاملہ بنے گا اسمبلی کا کیونکہ یہ چھ، چھ مہینے بعد اگر جواب دیتا ہے تو یہ بالکل غیر مناسب ہے کیونکہ وہ ایشو ختم ہو چکا ہوتا ہے اور اس کے اوپر ایکسر سائز کرنا فضول ہوتا ہے، تو دو ہفتے سے زیادہ کسی کوئسچن کا ٹائم نہیں ہونا چاہیے۔ (سیکرٹری سپیکر کو رول کا حوالہ دے رہے ہیں) شوکت یوسفزئی صاحب، یہاں پہ ایک Contradiction مجھے بتائی گئی ہے کہ ہمارے بزنس رولز میں ہے کہ دو ہفتے کے اندر جواب آنا چاہیے جبکہ گورنمنٹ کے بزنس رولز کے اندر ہے کہ One day before the Assemblyجواب دینا ضروری ہے، اچھا، اس میں بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اب One day beforeآئے گا، شام کو آتا ہے تو صبح ہی پھر ممبر کو ملے گا، وہ تیاری نہیں کر سکتا تو اس کو بھی ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے لیکن اسمبلی کے جو اپنے رولز ہیں Two weeks، اس پہ ہم چیف سیکرٹری صاحب کو لیٹر لکھتے ہیں کہ وہ تمام سیکرٹری صاحبان کو لیٹر لکھ دیں کہ Within two weeks اسمبلی میں بھیج دیں اور Within two weeksاگر آ جائے ہمارے پاس تو پھر ہم وقت پہ دے بھی سکتے ہیں اگر ان رولز میں یکدم سے ترمیم نہیں ہوتی، تو ہم دو تین دن پہلے ان کو دے سکتے ہیں۔ سپلیمنٹری، نگہت اورکزئی صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، مجھے فلور دیا ہے؟

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، یس، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں، حمیرا خاتون صاحبہ نے جو بات کی ہے، آج میرے دو کوئسچنز ہیں جو ایجنڈے پہ آئے ہیں، آپ نے مجھے کل کہا تھا کہ آپ اگر اپنے کوئسچنز کو دیکھ لیا کریں تو میرے دونوں کوئسچنز کا جواب نہیں آیا اور یہاں ایجنڈا پہ وہ کوئسچنز ہیں، جناب سپیکر صاحب، میں استحقاق لیکر آ رہی ہوں، جن محکموں کے ہیں، جمعہ کے دن بھی میرے ایک کوئسچن کا جواب نہیں آیا تو دو کوئسچنز کے جواب نہیں آئے تھے۔ میں ان چاروں ڈیپارٹمنٹ پہ تحریک استحقاق لے

کر آرہی ہوں کیونکہ یہ ہمارا حق ہے، دو سال پہلے جمع کروائے ہوئے ہیں، ابھی تک جواب نہیں آرہا ہے اور صرف سوال دے رہے ہیں جواب کوئی نہیں ہے، میں تحریک استحقاق لا رہی ہوں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب، یہ اسمبلی کا Fault مجھے نظر آرہا ہے، آئی ٹی جو ہماری ہے، انہوں اس کو نیٹ پر کیوں نہیں ڈالا، یہ جواب رات کو نہیں تھے اور آج صبح نگہت اورکزئی کو ملا ہے، یہ مجھے بتائیں اور جو بھی آئی ٹی میں Responsible ہے نگہت بی بی Unfortunately اس کو Reply آئی ہی نہیں ہے ایجنڈے پہ تو آج اس کا دن تھا تو وہ آگیا۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہی بات تو میں نے بھی بولی ہے۔

جناب سپیکر: ڈیپارٹمنٹ سے جواب نہیں آیا، میں نے ابھی بات کر دی ہے، تحریک استحقاق کی ضرورت نہیں ہے، دو ہفتے میں ہم جواب لینگے آئندہ ہر ڈیپارٹمنٹ سے اور جب دو ہفتے میں ہمارے پاس جواب آجائے گا تو آپ لوگوں کو دو تین دن پہلے ہم اس کا Answer کر سکیں گے۔ جی سپلیمنٹری، عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میرے دو ایسے سوالات ہیں جو کہ بڑی Important نوعیت کے ہیں لیکن تین سال سے اس کا جواب نہیں آرہا ہے، وہ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ایک آرٹیکل 129 ہے، 129 میں ہے کہ:

"Subject to the Constitution, the executive authority of the Province shall be exercised in the name of the Governor by the Provincial Government, consisting of the Chief Minister and Provincial Ministers, which shall act through the Chief Minister."

اس آرٹیکل کے اندر اٹھارہویں ترمیم میں پورا Set up جو ہے وہ Change ہوا ہے اور ایگزیکٹیو اتھارٹی منسٹرز کے پاس ہے لیکن اس وقت آپ کے رولز آف بزنس کے تحت ایگزیکٹیو اتھارٹی سیکرٹریز، ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز ایکسر سائز کر رہے ہیں جو کہ اٹھارہویں ترمیم سے پہلے تھا۔ اس پہ میرا سوال تھا کہ اس میں آپ نے کیا ترمیم کی ہے؟ میں نے پورا ایک سوال اس پہ Build کیا ہوا تھا، یہ دو سال تین سال سے پڑا ہوا ہے، اس سوال کا جواب مجھے نہیں مل رہا ہے۔ میرا دوسرا یہ تھا کہ میں نے سوال کیا تھا کہ یہ جو پی ایم ایس آفیسرز ہیں، مجھے ان پی ایم ایس آفیسرز کی تفصیل بتا دی جائے جو اٹھارہ اور انیس میں ہیں، سترہ میں ہیں جن کو ابھی تک آپ نے فیلڈ پوسٹنگ نہیں دی ہے، فیلڈ پوسٹنگ کے لیے آپ کا Criteria کیا ہے؟ مجھے وہ تمام لسٹ فراہم کی جائے کہ فیلڈ میں آپ کیسے لوگوں کو بھیجتے ہیں اور کن

لوگوں کو ابھی تک نہیں بھیجا؟ میں ایسے آفیسرز کو جانتا ہوں کہ جو گریڈ اٹھارہ میں انیس میں ہیں، ان کو ابھی تک فیلڈ پوسٹنگ نہیں دی گئی، پھر میں نے اس کی تفصیل پوچھی ہے کہ ایک پی ایم ایس آفیسر کو آپ نے فیلڈ پوسٹنگ کتنی مرتبہ دی ہے؟ یہ ڈیٹیل اس قسم کا ایک سوال اسمبلی سیکرٹریٹ کے میں کوئی دو تین سال پہلے میں نے جمع کیا ہے، اس سوال کا جواب ابھی تک نہ ایجنڈے پہ آیا ہے نہ مجھے ملا ہے، یہ جو آرٹیکل 129 ہے، تو میں نے حکومت کے لئے کیا ہے، میں نے ان دونوں کے لئے سوال کیا ہے، اس سے ان کے اختیارات بڑھیں گے تو ایسی چیزیں جو ہیں اس کو Under the carpet ڈالنا یہ اس اسمبلی کے ساتھ-----

جناب سپیکر: جھگڑا صاحب سے جواب لیتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: جی؟

جناب سپیکر: جھگڑا صاحب سے جواب لیتے ہیں، سپلیمنٹری ہے نلوٹھا صاحب، ویسے دو سپلیمنٹری ہو گئے ہیں، چلیں آپ کر لیں، اسی سے متعلق ہو گا۔

سردار اورنگزیب: اسی سوال کے ساتھ میرا ایک ضمنی کوئسچن ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

سردار اورنگزیب: جس طرح ابھی محکمہ صحت والوں نے کہا ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں کتے کے کاٹنے کی اور سانپ کے کاٹنے کی ویکسین آگئی ہے تو منسٹر صاحب سے میرا ضمنی کوئسچن ہے کہ کیا صوبے کے دوسرے اضلاع میں بھی یہ ویکسین پہنچ گئی ہے اور یہ بھی بتایا جائے کہ اس ویکسین کی عدم دستیابی کی وجہ سے جو لوگ زندگی کی بازیاں ہار گئے ہیں اس کی ذمہ داری کس کے اوپر عائد ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر فار ہیلتھ، تیمور سلیم جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): سر، میری ریکویسٹ ہو گی کہ سپلیمنٹری کوئسچنز، کوئسچن کے ساتھ Related ہی رہے کیونکہ کافی Diverse topics رہ جاتے ہیں، اس میں ایک بڑا ضروری تھا وہ میں بتا دیتا ہوں، پہلی چیز تو یہ ہے کہ جو آپ نے پوائنٹ آؤٹ کیا کہ آپ نے پہلے بھی کہا تھا کہ اڑتالیس گھنٹے پہلے جواب آنے چاہئیں، یہ بالکل صحیح ہے اور I think کہ اس کے ساتھ ایک اور چیز جو کہ ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ ہم پورا جو سسٹم ہے، اسمبلی میں جو کوئسچنز جو سوالات ہوتے ہیں، ان کو Seriously لیں، ان کے جوابوں کی جو کوالٹی ہو وہ اس ٹائپ کی ہو کہ وہ اس ہاؤس کی جو Respect ہے اس کا Stature ہے اس کو

رکھے، میں نے ہیلتھ اور فنانس دونوں ڈیپارٹمنٹ کو بتادیا،اس کی ایک اور وجہ جس کی وجہ سے آپ کے پاس کل بھی جواب لیٹ آئے ہیں، یہ سارے جو سوال آتے ہیں Unfortunately ہمارا سسٹم ایسا ہے کہ وہ سیکشن آفیسر سے ڈپٹی سیکرٹری کے تھرو سے اوپر جاتے جاتے ہیں منسٹر کے پاس بھی ایک یا دو دن پہلے آتے ہیں، تو جن سوالات کا جواب مجھے غیر مناسب لگا جن سوالات کا جواب مجھے اس کوالٹی کا نہ لگا کہ جو کسی آنریبل ممبر نے پوچھا ہو، میں نے خود ہی کہا کہ نہیں یہ This is not worthy of the House اور آپ کو صحیح جواب دینا پڑے گا اور وہ میرے سامنے ہے And this, regardless of Government اور اپوزیشن یہ کوالٹی یہ بار رکھنا یہ بڑا ضروری ہے، تو ایک تو یہ ہے کہ میرے پاس پرسوں سوال آئے تھے، جہاں جہاں پہ مجھے لگا کہ ان سوالات کے جوابات ہیلتھ کے اس کوالٹی کے نہیں ہیں جو کہ ہونا چاہیے، سارے ڈیپارٹمنٹس کو میں نے بلایا اور کہا کہ ایسا نہیں ہوگا، We will need to make sure کہ جو بھی کوئسچنز آنریبل ممبرز کرتے ہیں ان کے کوالٹی جواب آئیں۔ جیسے آپ نے کہا ٹائم پہ آئیں تو ان کو عادی کرنا پڑے گا حالانکہ یہ Directly related نہیں ہے جو عنایت صاحب نے پوچھا یہ Post Eighteenth Amendment کا، اس پہ اتفاقاً پچھلی کیبنٹ میں چیف منسٹر صاحب نے بات کی تھی، ہم نے پہلے رولز آف بزنس کو دیکھنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل کی تھی، میرے خیال میں اس کا صرف نوٹیفکیشن۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: انیسہ زیب طاہر خیلی اس کو ہیڈ کرتی تھیں۔

<u>وزیر صحت</u>: منسٹر لاء اس کو ہیڈ کرتے ہیں اور وہ اسی لئے ہے کہ جو Post Eighteenth Amendment ہے تو I hope کہ اس کا نوٹیفیکیشن جلد آجائے گا، اس کے بعد اس پہ کام شروع ہو سکے گا کیونکہ یہ بالکل صحیح ہے کہ اس ٹائپ کے کوئسچنز جو ہیں وہ دیکھنے چاہئیں۔ جہاں تک سوال کا جواب ہے وہ تو ان بڑے معاملات میں گم ہوگیا ہے، میں یہ کہہ دوں کہ جو یہ Snake bite vaccine میں جو Shortages آئی تھی کچھ ٹائم پہلے، وہ اس لئے کہ جب انڈیا سے ہمارے تعلقات خراب ہوئے، جب انہوں نے کشمیر پہ لاک ڈاؤن لگایا تھا، ہم نے اس پہ سپیشل سیشن کیا تھا، اس کے بعد As principle of policy بہت سی ادویات جو انڈیا سے ایمپورٹ ہو رہی تھیں، ان کی امپورٹ فیڈرل گورنمنٹ نے بند کر دی اور ایک وقت میں اور کوئی Alternative source بھی نہیں مل رہا تھا، ابھی To my understanding وہ ایشو نہیں ہے اس لئے یہ جو ڈیرہ اسماعیل خان کے حوالے سے پوچھا گیا تھا، میں

نے ڈبل چیک کرایا کہ واقعی وہاں پہ ابھی Shortage ہے یا نہیں ہے، مجھے بتایا ڈی ایچ او نے، اس نے کہا کہ ابھی Shortage نہیں ہے لیکن یہ پوائنٹ بھی صحیح ثابت ہوا، میں نے خود دیکھا ہے کہ کبھی کبھی سوال کا جواب وہ تین لائن کا ہوتا ہے لیکن اس پہ چھ مہینے اس لئے لگتے ہیں کہ اس میں پچاس لوگوں کے کمنٹس ہوتے ہیں، تو وہاں پہ بھی اور پھر یہاں اسمبلی میں بھی میں نے جناب سپیکر، خود وہ آفر کی تھی کہ اگر ہم اگلے بجٹ سے پہلے تھوڑا اپنا پراسیس Streamline کر لیں، جو اتنی ماشاء اللہ اچھی ٹیکنالوجی لگی ہے اس کا استعمال مزید بہتر کر دیں، آپ کے پاس اتنا زبردست سٹاف ہے آئی ٹی کا، تو اگر یہی چیزیں کم از کم کوسچنز آور ہمارے فون پہ ہمارے پاس WhatsApp پہ آئیں تو کاغذ پرنٹنگ کا جو ٹائم ہے وہ بھی بچے گا، ہمیں اپنے اسمبلی کے Internal process کو بھی ساتھ میں دیکھنا چاہیے جو میں نے کہا، میں نے اپنی طرف سے ڈیپارٹمنٹ کو یہ انسٹرکشن دی، پہلے سے دی کہ نہ صرف Timing of the question، اس پہ کوئی Compromise نہیں ہو گا بلکہ Quality of the answer پہ بھی کوئی Compromise نہیں ہو گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں آنریبل منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہاں پہ تو Specific ڈی آئی خان کی بات ہے تو ان کا جواب اگر ٹھیک بھی ہے تو وہ ڈی آئی خان کے حوالے سے ہے، میں ان سے پوچھنا چاہوں گی کہ مزید اضلاع کی Verification کا کیا طریقہ کار ہو گا؟

<u>جناب سپیکر</u>: آپ نے اس میں پوچھا ہی ڈی آئی خان کے بارے میں ہے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: جی لیکن سپلیمنٹری میں یہ بھی پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ مزید اضلاع میں کس طرح ہو گا؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ نلوٹھا صاحب کا بھی۔

<u>وزیر صحت</u>: جی، جہاں پہ جو بھی کمنٹ جو ہے گورنمنٹ کے یا اس ہاؤس کے انفارمیشن میں اضافہ جو ہے وہ حاصل کرے گا، Unfortunately we are constrained کہ جو جواب اور جو ڈیٹیل آتی ہے وہ اس کے مطابق ہی آتی ہے جو سوال میں ہوتا ہے لیکن یہ دونوں Pertinent سوال ہیں، ایک ویکسین کے

نہ ہونے کی کاسٹ کس ضلعے میں کتنی رہی ہے؟اور تمام اضلاع میں میں نے کوئی خاص Shortages کا نہیں سنا لیکن میں ڈیپارٹمنٹ کو یہ کہہ دیتا ہوں کہ آپ پلیز ڈسٹرکٹ وائز ایک رپورٹ وہ بنادیں فی الحال ایک ٹیبل بنادیں کہ یہ Shortag ہے یا نہیں ہے؟اور وہ انفارمیشن اس کے ساتھ اگر کوئی Loses ہوئے ہیں یہ Snake bite ویکسین کی وجہ سے، وہ Identify کردیں تاکہ ان پہ ہم کارروائی کردیں اور یہ انفارمیشن اسمبلی کو دی جائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو منسٹر صاحب۔ کوئسچن نمبر 6223، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 6223 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گی کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور کے تمام بڑے ہسپتالوں کے آئی سی یوز وارڈز میں صفائی کی حالت انتہائی خراب ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے اس مسئلے کے لئے کیااقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان(وزیر صحت): (الف) جی نہیں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ پشاور کے بڑے ہسپتالوں لیڈی ریڈنگ ہسپتال، خیبر تدریسی ہسپتال اور حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں صفائی کے لئے مخصوص عملہ تعینات ہے جو کہ تین شفٹوں Round the clock کام کرتا ہے، صفائی کے عملے کی نگرانی کے لئے سپروائزر بھی موجود ہے جو کہ روزانہ کی بنیاد پر ہسپتال انتظامیہ کو رپورٹ دیتا ہے، مزید برآں مذکورہ تینوں ہسپتالوں میں عموماً صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے جبکہ آئی سی یو میں خصوصی طور پر صفائی پر توجہ دی جاتی ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کے تعاون اور یہاں پہ دلچسپی لینے کی میں بہت مشکور ہوں لیکن اس سوال کو میں چیلنج کرنا چاہوں گی اور میرا یہ خیال ہے کہ اس کے لئے آپ ایک کمیٹی بنائیں اور میں اس کمیٹی کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں کہ آیا گراؤنڈ پہ جو ہے Realities میرے اس سوال کے مطابق ہیں یا جو محکمے نے جواب دیا ہے اس کے مطابق ہے؟ یہ میرے پاس Proofs پڑے ہوئے ہیں، میں نے اپنی آنکھوں سے جو حال دیکھا ہے، وہ اس سوال کے اندر لکھا ہوا ہے اور ہر کوئی یہاں پہ بیٹھا ہوا ہر ممبر اپنے دل پہ ہاتھ رکھ کے بتائے کہ کیا ہمارے ہاسپٹلز کے اندر یہ صورتحال ہے جو اس جواب میں دیا گیا ہے؟ تو میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ آپ اس کے لئے کمیٹی

بنائیں، میں اس کو چیلنج کر کے آپ کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں، میں نے کئی دفعہ کہا بھی ہے کہ میں نے ان کو کہا کہ آپ یہاں پر ہمارے ساتھ جا کے، میرے ساتھ دیکھیں کہ وہاں پہ ہاسپٹلز کے اندر گندگی کا جو حال ہے اس کی وجہ سے جو انفیکشن پھیل رہی ہے، ایک مریض اپنے ساتھ ایک بیماری لے کر آتا ہے اور وہ دس بیماریاں لے کر جاتا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: اس کے لئے یہ جواب تو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Honorable Minister for Health.

<u>وزیر صحت</u>: جناب سپیکر، کسی کمیٹی کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کیونکہ ہمارے جو ہاسپٹلز ہیں وہ ہمارے Public representatives کے انسپکشن کے لئے اوپن ہیں اور وہ صرف پشاور میں نہیں، سوال جو ہے وہ پشاور کے تین بڑے ہاسپٹلز کے بارے میں ہے تو یہ آن دی ریکارڈ ہے کہ میں کوشش کرتا ہوں کہ جب بھی میں وہاں پہ جاتا ہوں تو میں Informally without time notification جاتا ہوں اور پشاور کے ہاسپٹلز کو میں دیکھوں حالانکہ Covid-19 کے ٹائم میں کچھ Restrictions، ہاسپٹلز کے کچھ زون ایسے ہیں جہاں پہ آپ نہیں جا سکتے اور I think یہ ماننے میں کوئی برائی نہیں ہے کہ پشاور یا پختونخوا چھوڑیں پورے پاکستان میں جو پبلک ہاسپٹلز ہوں گے ان کے انفراسٹرکچر یا ان کی صفائی کا حال Hundred میں سے Hundred and one percent نہیں ہوگا لیکن یہ مجھے فخر ہے کہ پشاور کے ہاسپٹلز میں جب Generally میں گیا ہوں، ایچ ایم سی کی مثال میں لے لوں، اگر رات کو میں ایک بجے بھی گیا ہوں کسی کا حال پوچھنے تو وہاں پہ ان کا Janitorial staff لگا رہتا ہے، Similarly جو ایل آر ایچ جو پورے ملک کا سب سے بڑا اور سب سے پرانا ہاسپٹل ہے، حالانکہ وہ بھی میں نے وزٹ کیا ہے Generally جو Hygiene standard ہے وہ Specifically کے ٹی ایچ جب میں لاسٹ ٹائم گیا تھا کیونکہ مجھے یاد ہے وہاں پہ نیا ہاسپٹل ڈائریکٹر لگا تھا وہ جاتے ہوئے تو وہ اپنی Initiative سے جو وہاں پہ جو up heal کرنی تھی تو۔ They were painting the area that needed paint تو یہ کام ہو رہا ہے تو میرے خیال میں ہمیں اگر یہ کہنا ہے کہ امپرومنٹ چاہیے، بالکل چاہیے، بعض ہاسپٹلز میں جائیے ایسے ہاسپٹلز بھی ہیں جہاں پہ یہ حال نہیں تھا، میر اڈی ایچ کیو باجوڑ میں ابھی ٹرپ ہوا تھا، وہاں پہ بالکل جو ہمیں سیچوئشن نظر آئی تھی وہ بھی نہیں ہونی چاہیے تھی، ہم نے اسی وقت ایکشن لیا اور ہم نے وہاں پہ ایک کمیٹی بھی بٹھائی اور ابھی ہم چونکہ وہ Post covid ہم ایک ایسی

سیچو ئشن میں جارہے ہیں جہاں پہ حالت یہ ہے کہ ہم جا سکتے ہیں، میں ان کو Encourage کرتا ہوں کہ یہ جائیں، یہ فیڈ بیک دیں اور جہاں جہاں پہ کمی ہو گی، یہ ایک بہتر طریقہ ہے کہ ہم جہاں پہ کمی ہو گی وہاں پہ ہم ایکشن لیں، سسٹم کو بہتر Accountable رکھیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ویسے خود بھی یہ بات میں نے Feel کی ہے کہ ہمارے پشاور کے ہاسپٹلز خاص طور پر کافی Neat clean ہیں بہت زیادہ، جس وقت بھی ہم گئے ہیں صفائی جاری ہوتی ہے، ایشو صرف یہ ہے جو میں نے دیکھا کہ لوگ جلوسوں کی شکل میں جارہے ہوتے ہیں، ایک مریض کے ساتھ پچاس پچاس ادھر سے وہ صفائی کرتے ہیں، ادھر چالیس لوگ اس پہ چلتے ہیں، پھر وہی حالت بنتی ہے۔ تو اس پہ سارے ہاؤس کو بیٹھ کے کوئی سوچنا چاہیے، اٹینڈنٹس کے بارے میں، وہ پھر لڑتے ہیں، اگر ان کو چھیڑیں تو وہ سٹاف کو مارتے ہیں، وہاں پہ سیکورٹی سٹاف کو مارتے ہیں، تو یہ دنیا میں کہیں بھی نہیں ہے۔ ایک Patient کے ساتھ ایک دو بندے جائیں، یہاں چالیس چالیس بندے جاتے ہیں ہاسپٹلز کے اندر تو ان حالات میں ہم اگر کہیں کہ ہاسپٹلز کو آئیڈیل طریقے سے ہم کلین کریں گے، یہ مشکل ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: آپ نے بالکل صحیح کہا اور پشاور کے ہاسپٹلز کی خصوصیت ہے اور یہاں پہ ہمارا ایک رول بھی آتا ہے کہ آج Public representatives ہم کیا چاہتے ہیں، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ہاسپٹلز سروس ڈیلیوری دیں، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں لوگ آئیں اور ہم ان کو وہاں پہ Accommodate کریں، ایڈجسٹ کریں، تو یہ شاید میرے ٹائم سے بہت پہلے ہوا تھا، شاید اس وقت شوکت صاحب منسٹر تھے، انہوں نے ایم ٹی آئی ایکٹ کے بعد اپنی Janitorial services outsource کردیں اور Out source کرنے کے بعد جو آپ سٹاف دیکھتے ہیں جو رات کے ایک بجے دو بجے تین بجے بھی ہوتا ہے، وہ Outsource سٹاف ہوتا ہے، تو اس میں میں پورے ہاؤس کو اس پہ بھی Encourage کروں گا کہ ہم وہ ماڈل دیکھیں جو کہ کامیاب ہورہے ہیں، اگر وہ پشاور میں کامیاب ہو سکتے ہیں تو وہ باقی صوبے میں بھی ہو سکتے ہیں، اسکا ہمیں ایک Traditional political cost ادا کرنا پڑے گی لیکن اگر ہم وہ کرنے کے لئے تیار ہیں تو میرے خیال میں اور بھی تبدیلی جلدی آسکتی ہے۔

جناب سپیکر: حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی بھی اور اس کی بھی مشکور ہوں کہ میں نے اس پہ ایک کال اٹینشن جمع کروایا تھا اور وہ آپ کے اس نوٹس کے ساتھ مجھے واپس ملا تھا کہ آپ نے کہا

تھا کہ یہ نہایت اہم کال اٹینشن ہے، آپ اس کو قرارداد کی شکل میں پیش کریں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ابھی مجھے ٹائم نہیں ملا، وہ کال اٹینشن جو تھا وہ اس سے Related تھا کہ جب ہاسپٹلز کے اوپر ہمارے پورے صوبے میں ان تین ہاسپٹلز پر رش ہوتا ہے، ظاہر ہے اب جتنی بھی ہماری Capacity ہوگی کہ جس ڈسٹرکٹ ہاسپٹل میں مریض آتا ہے وہ ان کو ڈائریکٹ ادھر اس کو شفٹ کرتا ہے یا ادھر ریفر کرتا ہے، جب تک ہم اپنے ڈسٹرکٹ ہاسپٹل کو اپ گریڈ نہیں کریں گے، وہاں پہ بنیادی Facilities فراہم نہیں کریں گے تب تک یہ صورتحال ہوگی۔ جو بات آپ نے کی ہے کہ رش اور ہجوم بڑھے گا اور جب ہجوم بڑھتا ہے تو برائے مہربانی مجھے قرارداد پیش کرنے کا موقع دیا جائے پیر کے دن، تو میں ان شاء اللہ وہ پاس کرا کے، اب ہمارے ڈسٹرکٹ ہاسپٹلز جب اپ گریڈ ہوں گے، وہاں پہ ان کو وہ Facilities مہیا ہونگی، جو بنیاد صحت کی سہولیات ہیں تو وہاں سے کم ریفر کرنے کے لئے کوئی Criteria مقرر کیا جائے کہ اس قسم کے Specific patients ہوں گے تو ان کو آپ پشاور کے ہاسپٹلز میں ریفر کریں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: تو مسئلہ حل ہو گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو، کوشش کریں آج Friday بھی ہے اور بزنس بھی ہے تو یہ شارٹ شارٹ ہم چلا لیں، سپلیمنٹری ذرا Avoid کریں۔ کوسچن نمبر 6319، جناب سراج الدین صاحب، Lapsed۔ کوسچن نمبر 6273، جناب سراج الدین صاحب، Lapsed۔ کوسچن نمبر 6317، جناب کنڈی صاحب، Lapsed۔ کوسچن نمبر 6306، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، Lapsed۔ کوسچن نمبر 6305، محترمہ ثوبیہ شاہد۔ کوسچن نمبر 6315، جناب سردار حسین بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔

* 6315 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز منصوبے کا افتتاح جناب عمران خان صاحب وزیر اعظم پاکستان نے جون 2016 میں کیا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے نے جون 2019ء کو مکمل ہونا تھا جبکہ اس پر ابھی بھی کام جاری ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوبات اثبات میں ہوں تو مذکورہ منصوبے کی کل لاگت کتنی ہے، اس منصوبے پر اب تک کتنے اخراجات آئے ہیں، مذکورہ منصوبہ کب تک مکمل ہوگا، نیز اس منصوبے میں تاخیر کی وجوہات بھی بیان کی جائیں؟

Mr. Speaker: Honorable Minister for Health, ji.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): جناب سپیکر، سوال جو ہے وہ بالکل Pertinent ہے، I think ایک ایسے ایشوز پہ ہم نے اس بجٹ سے پہلے کافی کام کیا ہے، آپ اگر دیکھیں Traditionally ہمارے بہت سے پراجیکٹس جو ہیں خصوصاً ہیلتھ میں، وہ ٹائم پہ مکمل نہیں ہوئے، اس کی وجہ ہماری ایڈمنسٹریٹو کمزوری ہے، کچھ وجہ ہمارا اپنا جو طریقہ کار ہے وہ یہ ہے جو ہمارے اے ڈی پی بنانے کا طریقہ ہوتا ہے اس پہ میں نے پہلے بھی بات کی تھی، ہم کوشش کرتے ہیں ہمارا individual Focus اس پہ ہوتا ہے کہ ہم نئے پراجیکٹس Add کرتے جائیں یہ Budgetary resources مخصوص ہوتے ہیں، جتنے نئے پراجیکٹس Add ہوتے ہیں، اتنا وہ پراجیکٹس چل رہے ہوتے ہیں، ان پہ think study ہوتی ہے، کچھ پراجیکٹس ایسے ہوتے ہیں جہاں پہ ان کی کوالٹی میں جو چیزیں Included ہوتی ہیں وہ اتنی Ambitious ہوتی ہیں کہ وہ جلدی ہو بھی نہیں سکتیں، ہم کوشش یہ کر رہے ہیں اور اس سال یہ کوشش کی ہے اور بہت سے لوگوں نے نئی سکیم کا پوچھا بھی تھا اور ہم نے کوشش یہی کی ہے کیونکہ یہ پرابلم بڑھ رہا تھا کہ ہم Prioritize کریں اور Existing hospitals پہ اور Existing facilities پہ انوسمنٹ کریں، تب ہم نے ایک اندازہ لگایا کہ جو Non budgeted ، جو ہیلتھ کی اے ڈی پی کا اور اس میں پندرہ پندرہ سال پرانے جو پراجیکٹس ہیں ان کی جو Pending liabilities ہیں Over the next three years، ہر پراجیکٹ جب کمپلیٹ ہوتا ہے تو اس کی پھر Recurring cost بھی ڈالنی پڑتی ہے اور 1947 سے کبھی کسی نے اس کا بجٹ کرنے کا طریقہ جو نہیں دکھایا، تو آپ کو ہیڈ کرتا ہے تو 'نان بجٹڈ' جو کاسٹ ہے وہ تین سو ارب کی ہے جبکہ آپ کے پاس اے ڈی پی ہیلتھ کی ہوتی ہے، پندرہ ارب کی ہو جائیگی، بیس ارب کی ہو جائیگی تو وہ پچاس ساٹھ ارب کے Resources ہونگے، تو چیلنج اسلئے بن گیا اور شاید اسلئے ڈیپارٹمنٹ نے آپ کو ڈیڈلائن جو ہے وہ نہیں دی کہ اے ڈی پی پلان کرنے کا سائیکل بھی ایک سال کا ہوتا ہے لیکن ہم کوشش یہ ضرور کریں گے، اس میں مجھے آنریبل ممبرز کی سپورٹ اور ہیلپ کی بھی ضرورت ہے، اگر ہم فوکس کریں، ہمارے پاس سیکنڈری ہاسپٹلز تقریباً سو سے کچھ تعداد زیادہ ہیں، Tertiary hospitals, ایم ٹی آئیز نو ہیں، اس کے علاوہ کچھ

بڑے Tertiary hospitals ہیں، پرائمری Facilities تقریباً ساڑھے آٹھ سو ہیں، تو اگر ہم نہ صرف ان کی جہاں پہ پراجیکٹس چل رہے ہیں اور کچھ نئے پراجیکٹس کی پائپ لائن ہے اور ان کی جو آپریشنل کاسٹ ہم چاہتے ہیں کہ بی ایچ یوز، آر ایچ سیز پہ اور پھر کیٹیگری بی، سی، بی اے، ان کو بہتر آپریشنل بجٹ دیا جائے تاکہ جو صفائی کے مسئلے، دوائی کے مسئلے، بہتر سٹاف کے مسئلے، یہ حل ہوں، ہم نے پورا سال اس پہ کام کرنا ہے، مجھے امید ہے کہ جو Priority کے پراجیکٹس ہیں وہ سارے ہم کوشش کریں گے کہ اس تین سال کے سائیکل میں کمپلیٹ کریں، اس میں بھی کچھ ہمیں Top decisions لینا پڑیں گے لیکن ارادہ ان شاءاللہ یہ ہے اور اس کو ان شاءاللہ ہم کمپلیٹ کریں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ جناب سپیکر، میں نے تو اپنے کوسچن میں پوچھا ہے کہ کیا وزیر صحت صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز منصوبے کا افتتاح جناب محترم عمران خان صاحب وزیر اعظم پاکستان نے جون 2016 میں کیا ہے؟ جواب جو جناب سپیکر، مجھے ملا ہے، اسی منصوبے کو ڈیپارٹمنٹ کے جواب کے مطابق 30 جون 2019 کو مکمل ہونا تھا، میں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ یہ منصوبہ کب مکمل ہوگا؟ یہ مجھے نہیں بتایا گیا، اگر منسٹر صاحب بتادیں، یہ تو انتہائی اہم منصوبہ ہے جناب سپیکر، جو سٹوڈنٹس ہیں، میں کہہ سکتا ہوں کہ نامناسب جگہوں پہ ضرورت کی وجہ سے قیام پذیر ہیں، تو منسٹر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ یہ کب مکمل ہوگا؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے صورتحال بیان کردی ہے لیکن جناب سپیکر، میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں، میرے کوسچن کا مقصد یہی ہے کہ ایم ایم اے کے دور حکومت میں بدقسمتی سے زلزلہ آیا، بہت بڑی تباہی ہوئی۔ ہمارے دور حکومت میں جناب سپیکر، Militancy تھی، قدرتی آفات آئیں لیکن جناب سپیکر، ہمیں سمجھ نہیں آرہی ہے کہ شکر الحمدللہ ان کی حکومت میں کوئی زلزلہ نہیں آیا، کوئی قدرتی آفت نہیں آئی، کوئی انسانی آفت نہیں آئی جناب سپیکر، لیکن تین سال کا منصوبہ اگر دس سال میں کمپلیٹ ہونا ہے تو ظاہر ہے Litigation آئے گی، کنٹریکٹر کس طرح پرانے شیڈول پہ کام کرے گا؟ تو منسٹر صاحب یہ بتائیں، بار بار ہم پوچھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں جواب ملے کہ یہ جو Financial constraint ہیں، ان کی وجوہات کیا ہیں؟ اگر یہ Simple بتادیں تو۔

جناب سپیکر :جی منسٹر صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ): اس کا تو جواب آسان ہے, بابک صاحب کی تھوڑی شارٹ ٹرم میموری لیپس ہو گئی ہے، بلکہ فی الحال ہم ایک ایسی سیچویشن میں ہیں جو کہ پچھلے دس سال تو چھوڑیں، پچھلی بار جو یہ ہوا تھا1918 یعنی ایک سو دو سال میں،Once in a century event کے درمیان میں، تو فی الحال تو جوFinancial constraint آیا اس کے باوجود ہم نے اپنا ڈیویلپمنٹ بجٹ اسی لئے Maintainکیا کہ جو بابک صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنی Development priorities compromiseنہ کریں، وہ ہے لیکن Financial constraints کی سب پہلے اور سب سے بڑی وجہ جو ہے وہ یہ ہے اور یہ بھی میں یاد دلادوں کہ اس سے پچھلے جو دو سال میں ملک کا Financial crisis تھاBalance of paymentکا، اس کی وجہ سے آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے Budgetary expendituresپہ جو پریشر پڑا تھا، وہ سب کے سامنے نہیں ہے؟ کوئی ایگری کرے یا نہ کرے، ہماری حکومت نے فیڈرل حکومت پہ تو یہی تنقید ہوئی کہ انہوں نے پچھلے پانچ سال میں جو Financial improprietyہوئی ہے، اس پہ اتنا فوکس ڈالا ہے، تو اس پہ مجھے تھوڑی حیرت ہے کہ بابک صاحب کم از کم Recognizeنہیں کرتے، یہ تو باتیں کر کر کے ہم تھک گئے۔ تیسری چیز دیکھیں یہ جو پرابلم ہے کہ جو پراجیکٹس ٹائم پہ نہیں Completeنہیں ہو رہے، وہ ہمیں Precedeکرتا ہے، وہ ہمارا ایک کلچر ہے، کافی حد تک اس پہ کام ہوا ہے، میں ہیلتھ کے بجٹ میں ہی کو دیکھ لیتا ہوں، میں تو اس وقت سیاست میں نہیں تھا لیکن اگر مفتی محمود ٹیچنگ ہاسپٹل ایم ایم اے گورنمنٹ کے وقت میں شروع ہوا ہوگا تو وہ پانچ سال میں ختم ہو سکتا تھا لیکن نہیں ہوا، تو Similarly اگر آپ دیکھیں، ان کی جو اپنی" ولی خان یونیورسٹی" مردان میں تھی، مجھے ایک دو مثال سامنے آ رہے ہیں، وہ بھی میرے خیال میں 09-2008 میں Completeہوئی تھی، اس کا تو میں دیکھ رہا ہوں، آج تک کوئی ایک کمرہ Completeنہیں ہوا تھا، جب میں نے سال ڈیڑھ سال کوشش کی تو I think یہ جو کچھ پلاننگ اور جو Completeہوئے تھے، شوکت بھائی ہنس رہے ہیں، وہ میں نے دیکھا تھا، وہ اس طریقے سے Completeہوئے تھے کہ وہ لفٹ کے خانے میں لفٹ نہیں آتی، تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کچھ ہمارے سسٹم کی غلطیاں ہیں، ہم ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، میرا سال ڈیڑھ سال ہو گیا ہے بابک صاحب سے گائیڈنس لیں گے کہ کیسے ماضی کی غلطیوں کو ٹھیک کریں اور ان شاء اللہ ٹھیک کرتے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، اس کو زیادہ فوکس نہیں کروں گا لیکن دوبارہ ریکویسٹ کروں گا، اس دن بھی ہم نے ڈسکشن کی کہ آئل کی رائلٹی ہمیں نہیں مل رہی جو200 بلین ہے، بجلی کی رائلٹی ہے ہمیں نہیں مل رہی، وہ550 تک ابھی پہنچ گئی ہے جناب سپیکر، تو میرے خیال میں یہ جواب کافی نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں ان کی مجبوری ہو گی لیکن دوبارہ میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا جناب سپیکر، یہ ایک کمیٹی آپ خود بنائیں تاکہ وہاں فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہم بیٹھیں اپنا کیس ان کے سامنے رکھیں اور اپنی ضرورت بھی ان کے سامنے رکھیں جناب سپیکر، ہم تو دیوالیہ ہو چکے ہیں جناب سپیکر، آپ کے صوبے کا اکاؤنٹ ون جو ہے میری اطلاعات کے مطابق وہ billion minus 27 میں ہے، تو بتانا چاہیے قوم کو، صوبے کو بتانا چاہیے کہ ہمیں مشکلات ہیں، مشکلات کی وجوہات بتانی چاہئیں، وجہ تو صرف یہی ہے کہ مرکز ہمیں اپنا حصہ نہیں دے رہا، اب لینے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ بار بار ہم ریکویسٹ کر رہے ہیں، بار بار میں نہیں سمجھ رہا ہوں کہ لینے میں ان لوگوں کو کیا مجبوری ہے، ہم ان کے ساتھ ہیں، سکورنگ کے لئے نہیں کر رہے ہیں اسی پوائنٹ کو یا اپنا جو حصہ ہے لینے کو ہم Exploit نہیں کر رہے ہیں جناب سپیکر، تو میرے خیال میں ان کو Initiate کرنا چاہیے، کل میں نے اخبار میں پڑھا کہ سی سی آئی میں ہم اسی مسائل کو اٹھائیں گے، اب سی سی آئی میں بالکل اٹھانے چاہئیں لیکن جو اپوزیشن میں ہوں، اب سندھ اپوزیشن میں ہے، یہ تو حکومت میں ہیں، ان کو وزیراعظم کے ساتھ بیٹھنا چاہیے، فنانس منسٹر کے ساتھ بیٹھنا چاہیے جناب سپیکر، ہم ان کے لئے تیار ہیں، تو یہی ہماری ریکویسٹ ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: کل جو سی سی آئی کی میٹنگ ہوئی، Just تاکہ ان کو پتہ ہو، اب Financial constraints میں ہر ایک چیز نہیں ہو گی لیکن ان کو پتہ ہو کہ حکومت صوبے کے اختیار کے لئے لڑتی رہتی ہے، اس پہ کوئی Compromise نہیں کرتی، کل سی سی آئی میں ہم نے یہ فیصلہ لیا کہ ایک جو Windfall levy آئل پرائس پہ آتا ہے نہ صرف کہ وہ صوبے کو ملے گا لیکن جو2012 سے اس کے Arrears ہیں، اس کی بھی پرائم منسٹر صاحب نے ہدایت کر دی۔۔۔ (تالیاں)۔۔۔کہ اس پہ فنانس ڈویژن اور صوبے بیٹھ جائیں اور وہ Arrears جو ہیں وہ صوبوں کو دیدیں اور اس میں Obviously خیبر پختونخوا کا ایک بہت بڑا حصہ ہو گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 6335، جناب سردار حسین بابک صاحب۔

* 6335 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر کھیل ثقافت سیاحت، آثار قدیمہ، عجائب گھر و امور نوجوانان ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آثار قدیمہ موضع نوگرام کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، آئندہ کے لئے عوام کی سیر و تفریح کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر کھیل ثقافت سیاحت، آثار قدیمہ): (الف) رانی گٹ نوگرام کے کھنڈرات ضلع بونیر میں محکمہ آثار قدیمہ کی ایک محفوظ شدہ سائٹ ہے، یہ سائٹ 270 کنال ایریا پر مشتمل ہے، اس سائٹ کو محکمہ آثار قدیمہ نے نزدیک ماضی میں روڈ تعمیر کیا اور اس سائٹ کو مزید محفوظ کرنے اور مزید ترقی دینے کے لئے محکمہ کے آنے والے پراجیکٹ ADP Code 1100/180548 میں شامل کیا گیا ہے جس میں اس سائٹ کی مرمت و بحالی اور سیر و تفریح کے لئے مزید ترقی دی جائے گی۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، ہمارے علاقے آثار قدیمہ موضع نوگرام کی ترقی کے لئے محکمے نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور آئندہ کے لئے عوام کی سیر و تفریح کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ مجھے تو جواب ملا ہے جناب سپیکر، لیکن یہ بتایا جائے کہ جس طرح میں نے پوچھا کہ محکمہ آئندہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گا؟ اگر اس کی تفصیل بتا دی جائے۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر، سپلیمنٹری کوئسچن۔

جناب سپیکر: جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب، سپلیمنٹری۔

سردار اورنگزیب: سر، میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ یہ جو سیاحوں کے اوپر پابندی لگائی گئی ہے مختلف سیاحتی علاقوں میں، تو اس میں میرا جو ذاتی حلقہ ہے ایبٹ آباد، وہ بہت زیادہ متاثر اس طرح ہو رہا ہے کہ دھمتوڑ میں پکٹ لگی ہوئی ہے، پولیس والے ادھر روک رہے ہیں سیاحوں کو، جو مقامی چھ سات یونین کونسلز کے لوگ ہیں وہ جنازوں سے محروم رہ جاتے ہیں، جب ڈاکٹرز کے پاس مریض لاتے ہیں، کتنے مریض دم توڑ جاتے ہیں، ایک فرلانگ آگے ٹھائی کے مقام پر دوسری پکٹ لگی ہوئی ہے، ادھر دو تین سو گاڑیاں کھڑی ہیں، تو سر، یہ جب لوگوں کو اکٹھا کرتے ہیں تو خود SOP کے اوپر عمل نہیں ہوتا اور چھ سات یونین کونسلوں کے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، میری سر، یہ تجویز ہے، ابھی میرا خیال ہے حکومت اس

پابندی کو اٹھانے والی ہے لیکن اس پابندی سے جو انہوں لگائی ہے چیک پوسٹ تھائی اور دھمتوڑ میں، اس کو اٹھا کر بگنوتر میں رکھا جائے، چونکہ گلیات بگنوتر سے اوپر ہے اور نیچے کے جو پانچ چھ یونین کونسلوں کے لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہے، مہربانی کر کے اگر منسٹر صاحب توجہ دیں تو اس سے پابندی اٹھائیں، نئے سیاحتی مقامات کی تعمیر تو بعد میں ہے، جو سیاحتی مقامات ہیں خدا کے لئے ان لوگوں کو اس تکلیف سے بچائیں، پانچ مہینے پہلے گلیات لوگ برف باری کی وجہ سے متاثر ہوئے، اب تین چار مہینوں سے کورونا وائرس یہ تو اللہ کی طرف سے آیا ہے لیکن سپیکر صاحب، ایبٹ آباد شہر میں دیکھیں، ہری پور شہر میں دیکھیں، اسلام آباد، پشاور میں دیکھیں، لوگ جھم گھٹوں کی شکل میں پھیر رہے ہیں، اکٹھے ہیں اور گلیات میں جانے سے یا کسی سیاحتی مقامات میں جانے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ اور جو لوگ پانچ چھ چھ آدمی ایک ایک گاڑی پہ بیٹھ کر بارہ چودہ چودہ لوگ جاتے ہیں وہ عمل نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب۔ آپ کا بھی سپلیمنٹری ہے اسی سے related لیکن یہ Related supplementaries نہیں آ رہی ہیں، جو مووّر کا کوسچن ہے وہ کچھ اور ہے، وہ اس کے بارے میں ہے آثار قدیمہ، تو بیچ میں ٹورزم وہ الگ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کر لیں، آپ کی بات تو خیر چلو آ گئی۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے کھیل ثقافت سیاحت، آثار قدیمہ: بہت شکریہ جی۔ جناب سپیکر، میر کلام صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، میرا بھی یہی کوسچن ہے۔

جناب سپیکر: آپ کبھی ادھر بیٹھتے ہیں کبھی ادھر ہوتے ہیں۔۔۔ (قہقہہ)۔۔۔

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر، میں آزاد بندہ ہوں اور گھومتا پھرتا ہوں اسمبلی میں، تو بنیادی طور پر میرا اس کے ساتھ ہی Related question کہ جو مرجڈ ڈسٹرکٹس ہیں، ان میں بھی جناب سپیکر، آثار قدیمہ اور یہ جو اتنی بڑی منسٹری بنائی ہے، ایک لسٹ بنائی گئی ہے پورے اس کے نام کا، تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا مرجڈ ڈسٹرکٹس میں اس حوالے سے کیا اقدامات ہو رہے ہیں؟ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر برائے کھیل ثقافت سیاحت و آثار قدیمہ: جناب سپیکر صاحب، جو بابک صاحب نے کوئسچن کیا تھا وہ تو اپنی جگہ پر ہی رہ گیا، پہلے ان دو کا جواب دے دوں ٹورازم کے حوالے سے، چونکہ اس صوبے کے اندر جو عام ٹورازم ہے اس کے علاوہ جو مذہبی ٹورازم ہے، جو آثار قدیمہ ہے وہ بڑا Rich ہے اور بد قسمتی سے اتنی زیادہ اس کو اہمیت نہیں دی گئی تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا مذہبی ٹورازم جتنا ہم پروموٹ کریں گے، جو انہوں نے بات کی، مرجڈ ڈسٹرکٹس کے اندر بہت زیادہ اس طرح سائیٹس موجود ہیں، اس وقت شانگلہ کے اندر بھی ایک سائٹ Identify ہو چکی ہے، بونیر کے اندر انہوں نے رانی گٹ جو ہے نو گرام والا، یہ بہت زبردست سائٹ ہے، دو سو ستر کنال یہ سائٹ ہے اور یہاں سڑک بھی تقریباً بن چکی ہے، اے ڈی پی میں بھی شامل ہو چکی ہے۔ اسی طرح بہت سارے اور علاقے ہیں، مذہبی ٹورازم کے حوالے سے ان کو کافی اہمیت دی جارہی ہے، ان کو Protect کیا جارہا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ جو سب سے Ignored منسٹری ہوتی تھی آثار قدیمہ کی، ٹورازم کی، اب یہ سب سے اوپر آرہی ہے، کافی بہتر کام ہو رہا ہے جناب سپیکر، اور جو نلوٹھا صاحب نے بات کی، یہ جو ٹورازم کو سپیشل توجہ دی جارہی ہے، اس کا مقصد یہی ہے کہ لوکل لوگوں کو روزگار بھی ملے، ان کی معیشت بھی بہتر ہو، ان کو فائدہ بھی ہو، اگر کسی وجہ سے ان کو نقصان ہو رہا ہے یا ان کو تکلیف ہو رہی ہے تو یہ بالکل ہم ان کے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں، اس مسئلے کو حل کر سکتے ہیں کیونکہ ہمارے پاس اس وقت جناب سپیکر، گیس اور جو تیل ہے اس کے علاوہ جو سب سے Rich ہمارے پاس جو ہم معیشت کو اٹھا سکتے ہیں وہ ہمارے پاس ٹورازم ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس وقت اس پہ توجہ دی رہی ہے، Priority میں ڈالا گیا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انٹرنیشنل ٹورازم کو اگر ہم پروموٹ کرنا چاہتے ہیں تو اپنے مذہبی، جو ہمارا بہت زبردست آرکیالوجی کے پاس یہ موجود ہے، مذہبی ٹورازم یہ بہت ہی Rich ہے، بد قسمتی سے اس کو Facilitate نہیں کیا گیا، میں آپ کو ایک اور چیز بڑی Interesting بتاتا ہوں کہ یہ بدھ مت کا کہا جاتا ہے کہ کوئی دھان تھے چار، پوری دنیا کے اندر، اس میں سے تین دھان پاکستان کے اندر ہیں اور ایک ہم نے جاپان کو دیا تھا اور آج تک وہ ہمارا مشکور ہے اور آج تک وہ اس ٹورازم کے حوالے سے وہ کتنا اپنے آپ کو وہ کر رہا ہے، یہ جو ٹیکسلا کے اندر ہے، میں تو اپنی گورنمنٹ سے اس کے تھرو بھی ریکویسٹ کروں گا اور پرائم منسٹر صاحب کو بھی کہ ایک دھان کو یہاں بھی دیدیں تاکہ جو ہمارے پاس اور بہت ساری

سائٹس ہیں مذہبی ٹورازم کے حوالے سے بھی، ہم ان کو بھی اس طریقے سے پروموٹ کر سکیں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: آپ کی ایک ہی رولنگ کے لئے میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ جو وزراء ہیں، وہ Generalize جواب دیتے ہیں، ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا اقدامات اٹھائیں گے؟ تو وہ Generalize جواب دیتے ہیں کہ سیر و تفریح یہ کریں گے ادھر کے لئے یہ کریں گے، ادھر کے لئے وہ کریں گے، جناب سپیکر، ٹو دی پوائنٹ جواب دینا چاہیے کہ Suppose ایک جگہ کے حوالے سے اگر بات پوچھی جائے کہ اس جگہ میں مزید حکومت کیا کچھ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا اے ڈی پی میں تو وہ اگر بتائے تو میرے خیال میں صحیح ہوگا۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر برائے کھیل ثقافت سیاحت وآثار قدیمہ: جناب سپیکر، چونکہ کوئسچنز زیادہ تھے تو میں نے سب کے جواب دینے تھے، یہ چونکہ اے ڈی پی میں ڈال دیا گیا ہے، اب اس میں کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا ہے؟ آپ کو یہ سپیشلائزڈ سبجیکٹ ہے، یہ میں یہاں بیٹھ کر نہیں بتا سکتا کہ میں نے ٹورازم کو کیسے Attract کرنا ہے وہاں پر؟ یہ آپ وہاں کے ایم پی اے ہیں آپ چلے جائیں، جو اے ڈی پی میں سکیم آچکی ہے، 270 کنال یہ پورا ایریا ہے، بہت بڑا ایریا ہے، اچھا یہاں سڑک کا ایشو تھا، سڑک بن چکی ہے، اب اس میں آگے کیا کرنا ہے، کس طرح اس کو Attract کرنا ہے؟ یہ سپیشلائزڈ سبجیکٹ ہے، لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اے ڈی پی میں شامل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 6364، شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 6364 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سرکاری ملازمین کیلئے سرکاری اخراجات پر غیر ممالک میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے کوئی منصوبہ جاری ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک کل کتنے ملازمین، کس کس محکمے سے کس کیڈر اور سکیل میں اس منصوبے سے مستفید ہوئے ہیں، اسکی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ):(الف) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات خیبر پختونخوا کی جانب سے سرکاری ملازمین کے لیے سرکاری اخراجات پر خارجی ممالک میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے کوئی منصوبہ بندی جاری یا زیر غور نہیں ہے۔

(ب) (الف) کا جواب منفی میں ہے۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو سپیکر صاحب سر، میں وہی بات کرونگی جو نگہت بی بی نے اور باقی لوگوں نے کی کیونکہ Already میں جب کوئسچن کے حوالے سے بات کر رہی تھی تو مجھے کہا کہ کوئسچنز سارے Lapsed ہیں، تو میں نے ان کو 35 کوئسچنز اور دے دیئے تھے لیکن جو سوالات آج آئے ہیں سر، یہ تو ان 35 کوئسچنز میں نہیں تھے، یہ Already lapse ہو چکے تھے، مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ جو کوئسچنز ہم دیتے ہیں وہ نہیں آتے لیکن جو Already ہمیں کہتے ہیں کہ آپ کے کوئسچنز Lapsed ہیں، ہمیں دوبارہ Revival دیں تو وہ کوئسچنز آ جاتے ہیں، اس کا تھوڑا سا آپ دیکھ لیں کہ یہ جو جو کچھ ہو رہا ہے سر، یہ بہت زیادہ مسئلے ہیں، جو Important Questions ہیں وہ نہیں آتے اور یہ بھی Important ہے لیکن یہ جب Lapsed ہے تو پھر کیسے یہ سوال ایجنڈے پر آ گیا؟ یہ ایک عجیب سی بات ہے جی۔ دوسری بات سر، انہوں نے جو مجھے سرکاری ملازمین کی حوالے سے جو میں نے پوچھا تھا یہ بات کہ میں مان لیتی ہوں کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں بھیجتے تعلیم کے لیے لیکن بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو سرکاری ملازمین ہیں، ایک سال کے لیے باہر ممالک اور وہ Leave پر جاتے ہیں تو وہ Without salary جاتے ہونگے لیکن جو Leave پر بھی جاتے ہیں تو وہ سیٹ already ان کی Occupied ہوتی ہے تو اس حوالے سے کیا پالیسی ہے کہ جب وہ Leave پر ایک سال کے لیے جاتے ہیں اور وہ سیٹ یہیں پر ہوتی ہے، میرے خیال میں Without salary ہوتی ہے لیکن اس حوالے سے کوئی پلاننگ اگر ہے تو مجھے اس کے حوالے سے تفصیل بتا دیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ لاء منسٹر صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو مسٹر سپیکر سر، ایک تو میں آنریبل ممبر شگفتہ ملک صاحبہ I fully endorse her point of view جب وہ کہتی ہیں کہ یہ بار بار، اس کو ریوائز کروانا ایجنڈے کو، بلکہ اس دن آپ سے Privately چیمبر میں یہ بات ہوئی تھی اور سر، میرے خیال میں اس پر غور ہونا چاہیے کہ یہ بار بار ریوائز کرنا پڑتا ہے ممبرز کو ہر سیشن کے بعد ان کے لیے ایک Headache بنا

ہوا ہوتا ہے اور صرف ایک Formality ہوتی ہے ورنہ ایجنڈا تو Important ہوتا ہے، اس کو ضرور لیکن سر، اس کو پراپر فورم میں جہاں پر ہم یہ رولز کے اندر کام کر رہے ہیں، اس کو ٹھیک کر رہے ہیں تو میرے خیال میں اس ایشو کو بھی اس کمیٹی میں جس کو ڈپٹی سپیکر صاحب ہیڈ کرتے ہیں، اس کے اندر اس کو ڈسکس ہونا چاہیے۔ سر، دوسرے سوال کے بارے میں، انہوں نے Important سوال پوچھا ہے اور اس میں جواب بھی آگیا ہے کہ سرکاری خرچہ ہوتا تو نہیں ہے، جب یہ سرکاری ملازمین باہر ملک جاتے ہیں، یہ سر، دو تین سکالر شپس اس طرح کی ہیں جو Mid carrier سرکاری افسروں کے لیے ہوتی ہیں اور وہ سکالر شپ پر جاتے ہیں، Shoveling scholarship ہے اور دوسرا Full bright scholarship ہے، اس طرح کی اور بھی سکالر شپ ہیں مختلف یونیورسٹیز میں، یو کے میں، یو ایس اے میں، تو اس کا ایک سلیکشن پراسیس ہوتا ہے اور اس میں قابل لوگ، کیونکہ سکالر شپ کے لیے ہر کوئی کوالیفائی بھی نہیں کرتا، تو اس پر سر، کوئی خرچہ حکومت کا نہیں ہوتا، وہ سکالر شپ پر جاتے ہیں اور جب وہ جاتے ہیں تو یہاں پر اگر ان کی کوئی پوسٹ ہوتی ہے تو اس کے اوپر Obviously اگر وہ سال کے لیے جاتے ہیں تو سال کے لیے یہاں کوئی اور اس کے اوپر ٹرانسفر ہو کر کام کرتا ہے، تو میں Fully assure کراتا ہوں کہ اس کے اوپر کوئی خرچہ یا اس قسم کا کوئی حکومت کی طرف سے کوئی قومی خزانے کے اوپر نہیں پڑتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ کوئسچن نمبر 6363، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

*6365 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا ہر سال اشتہارات کی مد میں رقوم ادا کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اشتہارات کی مد میں کن کن اداروں اخبارات اور میڈیا کو کتنی کتنی رقم ادا کی گئی، تمام ادائیگیوں کی تفصیل بمعہ اشتہارات و جاری کردہ بلز ائیر وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا اشتہارات کی مد میں رقوم ادا کرتا ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اشتہارات کی مد میں جن جن اداروں، اخبارات اور میڈیا کو رقم ادا کی گئی، تمام ادائیگیوں کی تفصیل بمعہ اشتہارات و جاری کردہ بلز ائیر وائز لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

محترمہ شگفتہ ملک: جی سر، یہ جو کوئسچن ہے، یہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کا حالانکہ یہ کوئسچن جو ہے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے تھا کیونکہ جو اشتہارات کی میں نے بات کی تھی لیکن یہاں پر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ ہے۔ سر، کوئسچن کا جواب تو ٹھیک ہے، میں مطمئن ہوں لیکن سر، ایک سوال 'آلریڈی'، میرا سوشل ویلفیئر کا جو تھا اس کے جوابات جو نہیں آتے تو سر، میں بھی ضرور اس پر پریولیج لیکر آؤنگی کیونکہ جب آپ کی اسمبلی کے کوئسچن چھ مہینے سے سر وہ سوال میں نے جمع کئے تھے، چھ مہینے کے بعد بھی اگر آپ جواب نہ دیں تو میں سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ پر ضرور پریولیج جمع کرونگی۔

جناب سپیکر: سیکرٹری کو میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ دو ہفتے کے اندر جواب دیں، اس کے خلاف پریولیج لے آئیں۔ Simple is this. Ji, Nighat Bibi.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، بالکل Same question میں نے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا تھا اور انہوں نے مجھے ابھی تک جواب نہیں دیا۔ شگفتہ بی بی تو مطمئن ہیں لیکن میں نے اس پر بہت زیادہ تحقیق کی ہے، اس میں یہ ہوتا ہے کہ جو اشتہارات حکومت دیتی ہے تو وہ کسی ایک کمپنی کو دے دیئے جاتے ہیں اور وہ کمپنی پھر ایسے ایسے اخبارات کو اشتہارات دیتی ہے کہ وہ 'ان لسٹ' نہیں ہوتی ہیں، یوں کہہ لیں وہ ایسے اخبارات ہوتے ہیں کہ جو دس پندرہ چھپتے ہیں اور سرکاری محکموں میں چلے جاتے ہیں، پھر اس کے بعد ان کو بڑے بڑے اشتہارات ملتے ہیں اور بعض ایسے اشتہارات ہوتے ہیں جو کسی ایک کمپنی کو مل جاتے ہیں اور وہ کمپنی والے پھر کسی بھی اخبارات والے کو کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ آپ کس چیز کی سپلیمنٹری کر رہے ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اسی پر بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: یہاں انفارمیشن کا کوئی کوئسچن ہی نہیں ہے، منصوبہ بندی اور ترقیات کی بات ہو رہی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، بات یہ ہے کہ آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں کہ وہ اس کو کیسے لے آئے ہیں، اشتہارات کی بات ہو رہی ہے تو یہ محکمہ انفارمیشن کا ہے۔

جناب سپیکر: تو یہ منصوبہ بندی میں ڈال دیا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ محکمہ انفارمیشن کا ہے۔

جناب سپیکر: اس کو منصوبہ بندی میں کیوں ڈالا گیا؟

محترمہ نگہت یاسمین اوکزئی: تو یہ آپ ان سے پوچھیں، یہ محکمہ انفارمیشن کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: اس کو Inquire کریں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میرا ابھی اسی پر سوال ہے لیکن وہ ابھی تک نہیں آیا، دو سال سے جمع کروایا ہوا ہے، انفارمیشن کا سوال ہے، دو سال اور بھی نہیں آئیگا کیونکہ اسمیں اتنے بڑے گھپلے ہوئے ہیں، میں نے خود اس کو جب جمع کروایا ہے تو دو سال ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: مجھے لگتا ہے اسمبلی میں مجھے آپریشن کلین اپ کرنا پڑیگا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، یہ کیا کرتے ہیں، میں آپ کو سمجھاتی ہوں، جو Important سوالات لے کر آتے ہیں یہاں پر آپ جیسے اس دن، میں ایک چھوٹی سی مثال دونگی، وہ شاید عنایت صاحب اور حمیرا بی بی اس پر بات کریں آپ سے کہ ان کی ایک ایڈجرنمنٹ موشن یا نوٹس تھا، وہ انہوں نے ایک سال پہلے جمع کروایا تھا لیکن Unfortunately وہ ایک سال وہی پہ رہ گیا اور وہاں سے مدیحہ بی بی نے وہ پڑھ لیا، تو بات یہ ہے کہ ہماری فائلوں کو چیک کیا جاتا ہے، ان میں سے کوئسچنز بھی آتے ہیں ایڈجرنمنٹ موشن لی جاتی ہیں، ان میں سے نوٹسز لئے جاتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب، یہ جو کوئسچنز ڈیل کرتے ہیں، آج میرے ساتھ ان کی میٹنگ کراؤ، After the sitting یہ کوئسچنز کو جو ڈیل کرتے ہیں ہمارا عملہ، ان کو میرے چیمبر میں بلالیں، آپ صحیح کہتی ہیں۔ کوئسچن نمبر 6432، جناب حافظ عصام الدین صاحب، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 6431، جناب حافظ عصام الدین صاحب، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 6451، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔ کوئسچن نمبر 6451، نگہت اورکزئی اور مجھے افسوس ہے کہ آج پھر کچھ سیکرٹریز Absent ہیں، ہوم اینڈ ٹرائبل آفیئرز کا کوئی نمائندہ یہاں موجود ہے؟ کوئی نہیں ہے۔ اسی طرح سپورٹس ٹورزم کلچر یوتھ افیئرز کا، حالانکہ اس کے کوئسچنز بھی تھے، آج کوئی نمائندہ ہے؟ کوئی نہیں ہے۔ تیسرا بھی کوئی تھا، ٹورزم، ہوم، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، اس کا کوئی نمائندہ ہے؟ کوئی بھی نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، کوئی نہیں آئیگا، کوئی نہیں آئیگا۔

جناب سپیکر: تو Monday کو ان تینوں ڈیپارٹمنٹس کے سیکرٹریز بہ نفس نفیس خود تشریف لائینگے ان شاءاللہ، یہ میں انہیں ہدایت دیتا ہوں کہ Monday کو یہ سیکرٹریز خود آئیں گے، ان کو لیٹر لکھ دیں جی، یا ان کے ہیں؟ نہیں، ادھر ان کو کون اطلاع دیگا؟ لیٹر لکھیں، ایسی غیر ذمہ داری جو ہے یہ میں اسمبلی میں برداشت نہیں کرونگا، یہ سب سے آگسٹ فورم ہے صوبے کا، جو آفیسر اس کے ساتھ کھلواڑ کریگا ہم اس کے ساتھ کھلواڑ کرینگے، ہم بالکل اس کو نہیں بخشیں گے، یہ کوئی مذاق کی بات نہیں ہے کہ اب منسٹرز جواب دے رہے ہوتے ہیں اور اس کے محکموں کے آفیسرز ہی نہ بیٹھے ہوں اور آفیسرز ایڈیشنل سیکرٹری سے کم کا کوئی بھی ہم نہیں چھوڑینگے ہاؤس کے اندر۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

*6451 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر برائے عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں مختلف انتظامی عہدوں پر پی اے ایس، پی ایم ایس و دیگر انتظامی گروپس کے سرکاری افسران تعینات کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ان گروپس کے علاوہ ڈیپوٹیشن پر بھی ایک کثیر تعداد میں افسران کو ان عہدوں پر تعینات کیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو موجودہ حکومت نے ان تمام گروپس کے افسران جو انتظامی عہدوں پر تعینات ہیں، بمعہ ان افسران کے جو ڈیپوٹیشن پر تعینات کئے گئے ہیں، کی تفصیل بمعہ نام، محکمہ اور گریڈ وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیراعلیٰ): (جواب ندارد)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کوئسچن نمبر 6451 ہے Reply not received اور یہ تقریباً دو سال پہلے میں نے جمع کروایا تھا جناب سپیکر صاحب، تو آپ دیکھ لیں کہ اس طرح Transgender کے بارے میں اسی دن جمعہ کے دن ایسا ہی جواب آیا تھا، آج یہ جواب آیا ہے اور اس سے Next Question جو ہے، اس کا بھی یہی جواب ہے تو جناب سپیکر صاحب، میں ان لوگوں پر تحریک استحقاق لارہی ہوں کیونکہ آپ بار بار رولنگ دے رہے ہیں، بار بار ان گیلریوں پر کوئی اثر نہیں ہورہا ہے جناب سپیکر صاحب، ان لوگوں کو یا تو ان کی پوسٹوں سے ہٹائیں کیونکہ اب ان لوگوں سے ہم تنگ آچکے ہیں، ان سیکرٹریوں سے، ان لوگوں سے ہم لوگ تنگ آچکے ہیں، یہ نہ ہمیں صحیح جواب دیتے ہیں، ہمیں لوگوں کو مطمئن کرنا ہوتا ہے کہ ہم نے یہ سوال کیا تھا لیکن آپ مجھے بتائیں کہ دو سال کے بعد ان کی آنکھیں اور کان جو ہیں تو وہ بہرے ہیں" صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ " ہیں یہ۔

جناب سپیکر: جواب لیتے ہیں۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں ایک تو Obviously سر، اس ہاؤس کا جس طرح آپ نے فرمایا کہ سب سے آگسٹ ہاؤس ہے اس صوبے کا، اور اس میں تو دو رائے نہیں ہے کہ یہاں اس چیز کو مقدم رکھنا، میرے خیال میں اس صوبے کا سب سے بڑا فورم ہے سر، ان دو سوالات کے اوپر جو کوئسچن نمبر 6450 اور اس کے بعد 6451، یہ دو سوالات جو ہیں، اس میں صرف میں یہ ضرور کہونگا، میں بالکل ایگری کرتا ہوں کہ ٹائم پر جوابات آنے چاہئیں اس Principle سے میں بھی پیچھے نہیں ہٹ رہا ہوں، نہ اس کو Concede کر رہا ہوں اور نہ اس کے بارے میں کوئی وضاحت دینا چاہتا ہوں چونکہ میں آنریبل ممبر سے ایگری کرتا ہوں کہ یہ جوابات ٹائم پر آنے چاہئیں، صرف چونکہ میرا فرض ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اگر کوئی وہ ہے تو میں آپ کے سامنے ان کا Stance اس ہاؤس میں پیش کر دوں، اس میں سر یہ تھا کہ یہ دونوں جوابات دو یا تین دن پہلے یا ایک دن پہلے یہاں پر اسمبلی میں پہنچ چکے تھے پھر بھی لیٹ تھے Obviously لیکن تب تک اسمبلی کا ایجنڈا تیار ہو چکا تھا اور ایجنڈا آگے چلا گیا تھا تو وہ Unfortunately ریکارڈ کے اوپر نہیں آیا، تو ممبرز کو پھر ٹائم نہیں ملا کہ وہ اس جواب کو دیکھ سکیں، میں ایگری کرتا ہوں، آپ سے اس لئے میں کہہ رہا ہوں لیکن یہ میں کہہ رہا ہوں کہ سر، وہ جوابات ابھی آچکے ہیں، میں ایک ریکویسٹ کرنا چاہ رہا ہوں چونکہ دونوں جوابات بڑی ڈیٹیلز میں آگئے ہیں، اس کو اگر آپ Next day کے لئے رکھ دیں اور یہی جوابات ممبر کو مل جائیں وہ بھی دیکھ لیں اور اس کے اوپر سیر حاصل پھر بات ہو جائے تو میرے خیال میں سب کے لیے بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی ٹھیک ہے، میں اس سے ایگری کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ، آپ نے تو یہ خود کوئسچن اپنے Revival کے لیے اپنے دستخط کر دیئے ہیں اور آپ کہتی ہیں کہ میں نے نہیں دیئے، کوئسچن نمبر 5434، یہ تو آپ نے خود دیئے ہیں، آپ کے Signature ہیں، آپ نے خود دیئے ہیں، یہ کونسی Date کو دیئے، آپ نے یہ 08/07 کو یہ دونوں، مائیک کھولیں شگفتہ ملک صاحبہ کا۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، جو کوئسچنز میں نے دیئے تھے Priority پر کہ Important questions ہیں جس پر سائن پہلے کئے تھے، وہ کوئی کوئسچن نہیں ہے، مجھے یاد نہیں ہے کہ سر، وہ کوئسچن جس کے بارے میں ہمیں یاد بھی نہیں رہتا کہ کس وجہ سے-----

جناب سپیکر: چلیں، After session اس پر کوئی بات کرتے ہیں۔ جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میری ایک چھوٹی سی ریکویسٹ ہوگی آپ سے انہی کوئسچنز اور ایڈجرنمنٹ موشنز اور ان تمام قراردادوں کے بارے میں کہ ان کو جو بھی کچھ آپ لوگوں کی حکومت میں یہ سر سبز کرنے کا بلکہ کرامت اللہ چغرمٹی کے دور میں اور ڈپٹی سپیکر صاحب جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، خوشدل خان کے دور میں ہوا تھا، پہلے یہ نہیں ہوتا تھا، پہلے ہمارا ایجنڈا چلتا رہتا تھا اور اس کو ابھی سر سبز کریں، ہر اجلاس کے بعد اس کو سر سبز کریں اور Lapse ہو جاتا ہے تو جناب سپیکر صاحب، اتنے زیادہ کوئسچنز ہم لوگوں نے جمع کروائے ہوئے ہیں، نوٹسز ہیں، تو اس کے لیے ایک رولنگ دے دیں لاء منسٹر صاحب سے بات کر کے کہ اس پر کوئی تجویز دے دیں کہ یہ Lapse نہ ہوں، اپنی باری پر آتے جائیں اور ایجنڈا چلتا جائے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ میں آج اپنے سیکرٹریٹ سے جو میں نے بلائے ہیں، یہ کوئسچنز والے جو لوگ ہیں، یہ اگلا کوئسچن بھی آپ کا ہو گیا 6450 کہ نہیں ہوا؟ جی، کوئسچن نمبر 6450۔

* 6450 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر جنرل احتساب کمیشن خیبر پختونخوا کو احتساب ایکٹ 2014ء کے سیکشن 16 اور 17 کے تحت ڈائریکٹر انٹرنل مانیٹرنگ و پبلک کمپلینٹ کے لگائے گئے الزامات اور افسران کے غیر قانونی اقدامات کا نوٹس موصول ہوا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ الزامات کی روشنی میں اب تک

(i) کتنے افسران پر کتنی انکوائریاں قائم کی گئی ہیں؛

(ii) کتنے افسران پر الزامات ثابت ہو چکے ہیں؛

(iii) کتنے افسران کے خلاف ایکشن لیا جا چکا ہے اور کتنے اپنے اختیارات کے ناجائز استعمال کے مرتکب قرار پائے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (جواب ندارد)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر،اس کا بھی جواب تو نہیں آیا ہے، تو یہ بھی جو ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ لاء منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ وہ کل کر لیتے ہیں، ٹھیک ہے۔

جناب نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: وقار خان صاحب، کوسچن نمبر 6325۔

* 6325 _جناب وقار احمد خان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) اس وقت خیبر پختونخوا میں کل کتنے ایم ٹی آئی ہسپتال ہیں؛

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں ان ہسپتالوں کو کتنے فنڈز ملے، ہر ادارے کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے، نیز اس عرصے کے دوران ہر ادارے نے پچھلے پانچ سالوں میں ان ہسپتالوں میں کتنے مریضوں کو او پی ڈی اور آپریشن تھیٹر علاج کی سہولتیں فراہم کیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ): (الف) اس وقت صوبہ خیبر پختونخوا میں کل 8 ایم ٹی آئی ہسپتال ہیں۔

اس سلسلے میں عرض ہے کہ تمام ایم ٹی آئی ہسپتالوں کو ہر سال One Line بجٹ دیا جاتا ہے جس کو ایم ٹی آئی کی منیجمنٹ اپنی ضروریات اور ترجیحات کو مد نظر رکھ کر خرچ کرتی ہے، نیز مذکورہ عرصے کے دوران ان ہسپتالوں کو جو سالانہ فنڈز ملے ہیں اور کل مریضوں کو او پی ڈی اور آپریشن تھیٹر میں علاج کی سہولتیں میسر کی گئی ہیں، انکی تفصیل بھی سالانہ وار منسلک ہے۔(تفصیل ایوان کو مہیا کی گئی ہے)۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب بڑے اچھے انسان بھی ہیں، شریف بھی ہیں، قابل بھی ہیں، میں نے جو سوال کیا تھا سر، وہ انہوں نے ڈیٹیل سے جواب دیا ہے لیکن یہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مطمئن ہیں؟

جناب وقار احمد خان: مطمئن تو ہوں سر، لیکن اس میں ایک دو چیزیں Miss ہیں، یہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں او پی ڈی کا تو لکھا ہے، تقریباً Five years کا کمپلیٹ لیکن آپریشن تھیٹر او ٹی کا کچھ نہیں لکھا ہے۔ اسی طرح قاضی حسین احمد میڈیکل کمپلیکس میں اور دوسری بات یہ ہی سر، کہ اتنے زیادہ ان کو فنڈز دیئے گئے ہیں، ان کا Input کیا ہے Output کیا ہے سر، اس میں مریض رل رہے ہیں، مریض جو ہیں وہ رل رہے ہیں، تو میری ریکویسٹ ہے کہ اس کا جواب دیں منسٹر صاحب۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، کوسچن نمبر 6325۔

وزیر صحت: ذرا دوبارہ Repeat کریں، وہ جو ایڈیشنل تھا، I thought مطمئن تھے جواب سے۔

جناب وقار احمد خان: جی یہ منسٹر صاحب بڑے شریف انسان ہیں اور قابل بھی ہیں، مجھے امید ہے کہ یہ ان شاءاللہ اس سلسلے میں اور بھی زیادہ کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: اس چیز کے اوپر یہ غور کرلیں گے جو آپ نے Point raise کیا تھا۔

جناب وقار احمد خان: نہیں سر، لیکن یہ میرا جو کوئسچن ہے سر، ایک تو انہوں نے اتنا فنڈ دیا ہے، Five years کی پوری ڈیٹیل دی ہے، فنڈز تو زیادہ دیئے ہیں لیکن Output، مریض اب بھی رل رہے ہیں۔ دوسری میری یہ ہے سر، کہ ایل آر ایچ اور قاضی حسین احمد اور مردان میڈیکل کمپلیکس میں آپریشن تھیٹر فعال نہیں ہیں ان پانچ سالوں میں کہ ان میں کوئی کسی مریض کی ڈیٹیل نہیں دی گئی ہے سر، یہی کوئسچن ہے میرا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: سر، جو ڈیٹیل مانگ رہے ہیں، ان شاءاللہ وہ بھی دے دیں گے، کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے لیکن ہاں میرے خیال میں اگر یہ میرے ساتھ وہ کر دیں کیونکہ میں شریف انسان بھی ہوں تو ہم مل کے ان کو سارا جو ہے وہ ریکارڈ دے دیں گے۔

جناب سپیکر: یہ زیادہ بہتر ہے، آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں، یہ Important آپ کے ایشوز ہیں، آپ کے تو نہیں ہیں عوام کے ایشوز ہیں تو وہ حل کریں گے ان شاءاللہ۔

وزیر صحت: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: وہ خود بھی چاہتے ہیں کہ ہاسپٹلز ٹھیک ہوں۔ کوئسچن نمبر 6324، جناب وقار صاحب۔

* 6324 _ جناب وقار احمد خان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ خیبر پختونخوا میں خیبر ٹیچنگ ہسپتال، حیات آباد میڈیکل کمپلیکس، ایوب میڈیکل کمپلیکس اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں کل کتنی پوسٹیں ہیں، نیز ان تمام پوسٹوں پر تعیناتی ہو چکی ہے یا اب بھی کچھ پوسٹیں خالی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) ان ہسپتالوں کی تمام پوسٹوں کے نام، ہر پوسٹ کی تنخواہ کے پیکج کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (جواب ندارد)

جناب وقار احمد خان: اس کا تو Reply ہی نہیں ہے سر، تو میں کیا کروں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کی Reply نہیں ہے۔

جناب وقار احمد خان: ہنس لیں گے سر، منسٹر صاحب، اچھے انسان ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ لیں گے، بس ہنس لیں گے سر۔۔۔ (قہقہے)۔۔۔اور تو کوئی جواب تو نہیں ہے سر، بس ہنسنا ہے سر۔

جناب سپیکر: لکھا ہوا ہے، آپ نے کہ اس کو ڈیفر کریں۔

جناب وقار احمد خان: میں نے تو سیکرٹری صاحب سے کہا تھا، یہ کوئسچن میں نے ڈیفر نہیں کیا سر، میرا تو ہائر ایجوکیشن منسٹر کے ساتھ میٹنگ تھی، میں نے کہا کہ اگر میں نہیں پہنچا تو میرا کوئسچن ڈیفر کر لیں، اس کا Answer ہی نہیں آیا سر۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پھر پتہ کرتے ہیں کیوں نہیں آیا؟ آج جو میں میٹنگ کر رہا ہوں اس میں۔۔۔

جناب وقار احمد خان: جی، جی سر، ان کے ساتھ مضبوط میٹنگ کر لیں سر۔۔۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: 'Question's Hour' is over.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

6319 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ صوبہ بھر میں عالمی وبا کرونا (COVID-19) سے متاثرہ مریضوں کے علاج معالجہ پر اب تک کتنی لاگت آئی ہے، اسکی تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے، نیز فی مریض لاگت کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

وزیر صحت: اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبہ بھر میں عالمی وبا کرونا COVID-19 سے متاثرہ مریضوں کے علاج معالجے پر اب تک محکمہ صحت خیبر پختونخوا نے ستتر کروڑ روپے خرچ کئے ہیں جس میں ادویات، حفاظتی آلات، علاج معالجے کے آلات کی خریداری کے علاوہ کال سنٹرز، ریپڈ رسپانس ٹیمز، ہاسپیٹل ویسٹ منیجمنٹ اور پرائیویٹ لیبارٹریز سے ٹیسٹ کے اخراجات شامل ہیں، ان اخراجات سے فی مریض لاگت کا تعین ممکن نہیں ہے۔

6273 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (اے ڈی پی) میں محکمہ ہٰذا کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی، اس کی ضلع وار مالیت کی تفصیل فراہم کی جائے۔؛

(ب) سال 2019-20 کی اے ڈی پی میں محکمہ ہذا کے لیے مختص شدہ فنڈز میں سے کتنی رقم ریلیز ہوئی، اس میں سے کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی منقضی ہوئی، اسکی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے، نیز

رواں مالی سال 21-2020 کے لئے اے ڈی پی میں محکمہ کیلئے مختص رقوم کی بھی ضلع وار مالیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان(وزیر صحت)</u>: (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ سال 20-2019 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (اے ڈی پی) میں محکمہ ہذا کے لئے دس ہزار تین ملین رقم مختص کی گئی تھی جس کی ضلع وار تفصیل ایوان کو فراہم کی گی ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) سال 20-2019 کی اے ڈی پی میں محکمہ ہذا کے لئے مختص شدہ فنڈز میں سے 9846.421 ملین روپے ریلیز ہوئے تھے جس میں 9720.818 ملین خرچ کئے جس کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔مزید برآں محکمہ ہذا نے 126.445 ملین منتقضی کئے جس کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ نیز مالی سال 21-2020 کے لئے محکمہ صحت کی اے ڈی پی میں 11567.000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

6273 _ <u>جناب احمد کنڈی</u>: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت صوبے کے عوام کو صحت انصاف کارڈ کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے جس کا اعلان صوبائی بجٹ 20-2019 میں کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک کتنے لوگوں کو صحت انصاف کارڈ کا اجراء کیا گیا ہے، بجٹ تقریر 20-2019 کے اعلان کی روشنی میں اس پر کتنا عمل درآمد کیا گیا ہے، نیز اس کا Bid کس کمپنی کو الاٹ کیا گیا ہے، Bid کی اشیاء، ٹی او آر اور ریٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب تیمور سلیم خان(وزیر صحت)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) صحت سہولت پروگرام کے تحت اب تک صوبے کے بائیس لاکھ خاندانوں کو منتخب شدہ سرکاری و نجی ہسپتالوں کے ذریعے صحت کی مفت سہولیات مہیا کی جارہی ہیں۔ سال 20-2019 میں عوامی تائید اور پذیرائی کے پیش نظر حکومت خیبر پختونخوا نے صوبے کے تمام خاندانوں کو صحت کی سہولیات مفت مہیا کرنے کے لیے پروگرام کے دائرہ کار کی توسیع کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومتی عزم کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اس منصوبے کے لیے دس ارب روپے مختص کیے گئے، اس حوالے سے سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان کا انتخاب کیا گیا ہے جس کی تفصیلات منسلک ہیں، عنقریب سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان کے ساتھ باقاعدہ معاہدہ طے کیا جائیگا، سو فی صد خاندانوں کو صحت کی مفت

سہولیات کے لیے صوبے کے مزید ہسپتالوں کو بھی اس منصوبے میں شامل کیا جا رہا ہے اور اشتہار کے ذریعے مزید نجی ہسپتالوں سے درخواستیں بھی طلب کی گئی ہیں۔ درخواست گزار ہسپتالوں کی سہولیات کا معیار جانچنے کے بعد متعلقہ ہسپتالوں کا اندراج عمل میں لایا جائے گا اور اکتوبر 2020 سے صوبے کے سو فی صد خاندانوں کو صحت کی سہولیات فراہم کرنے کا آغاز ہو جائے گا۔

6306 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی احتساب کمیشن میں تمام پوسٹوں پر بھرتی کیلئے اخبارات میں اشتہار دیئے گئے ہیں ؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کمیشن کے ملازمین کو تنخواہ، ٹی اے / ڈی اے کے علاوہ اوور ٹائم بھی دیا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اب تک کتنے ملازمین نے کتنا کتنا اوور ٹائم لیا ہے، نیز ٹی اے / ڈی اے کی مد میں کتنی ادائیگیاں کن کن ملازمین کو کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (جواب ندارد)

6305 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی احتساب کمیشن میں بھرتیوں کا آغاز کمیشن کے قیام سے پہلے شروع کیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بھرتی کیلئے کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں جس میں قانون، خزانہ اور اسٹبلشمنٹ کے نمائندے شامل تھے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) بھرتی شدہ افراد کے گریڈ وائز اپوائنٹمنٹ لیٹرز، تنخواہ کی تفصیل، ڈومیسائل اور شناختی کارڈ زونل وائز فراہم کئے جائیں۔

(ii) ملازمین کیلئے بنائے گئے سروس رولز اور ٹی او آر سروس کی کاپی فراہم کی جائے، نیز آسامی کیلئے تعلیم، عمر اور بھرتی کے طریقہ کار کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (جواب ندارد)

6432 _حافظ عصام الدین: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) جنوبی وزیرستان میں کل کتنے تحصیل ہسپتال یا کیٹگری ڈی ہسپتال ہیں،ان ہسپتالوں میں کون کونسے شعبے قائم ہیں؛
(ب) سال 2013 سے اب تک مذکورہ ہسپتالوں میں ہر شعبے کے ڈاکٹروں اور دوسرے ملازمین اور خالی پوسٹوں کی تفصیل فراہم کی جائے،نیز خالی پوسوسٹوں کو کب تک پُر کیا جائے گا،تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب تیمور سلیم خان(وزیر صحت): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ جنوبی وزیرستان میں کل پانچ تحصیل ہسپتال یا کیٹیگری ڈی ہسپتال موجود ہیں جن میں سے دو ہسپتال تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال تنک نرائی کانی گرم اور مکین ہسپتال زیر تعمیر ہیں جبکہ باقی تین ہسپتال فعال ہیں۔(تفصیل ایوان کو مہیا کی گئی ہے)۔
(ب) مذکورہ ہسپتالوں میں کل 72 پوسٹیں خالی ہیں جن میں ڈاکٹرز پیرامیڈیکس اور کلاس فور شامل ہیں،مزید برآں عرض ہے کہ گریڈ1 سے 15 تک کی پوسٹوں پر تعیناتی حکومت کی طرف سے پابندی ہٹائے جانے کے بعد کی جائے گی۔
6431 _حافظ عصام الدین کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ؛
(الف) ضم شدہ قبائلی اضلاع میں صحت انصاف کارڈ کی سہولت کن کن ہسپتالوں میں موجود ہے;
(ب)اگر کسی ہسپتال میں یہ سہولت موجود نہیں توکب سے یہ سہولت وہاں شروع کرنے کاارادہ ہے؟
جناب تیمور سلیم خان(وزیر صحت): (الف) قبائلی اضلاع کے مریض پورے پاکستان میں کسی بھی ہسپتال میں علاج کرواسکتے ہیں جو کہ ہمارے ویب سائٹ پر موجود ہے،قبائلی اضلاع میں ایمپینیل ہسپتال(تفصیل ایوان کوفراہم کی گئی)۔
(ب)تمام ہسپتالوں کادوبارہ تعین (Assessment)اگلے چھ ماہ میں ہو گا۔

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: 'Leave Applications': Janab Sardar Khan, MPA, for five days, 7th to11th August; Haji Bahadar Khan Sahib, for today; Haji Fazal Hakeem Khan Yousafzai Sahib, for today; Janab Mohibullah Khan, for today; Nawabzada Farid Salahuddin, for today Mohtarma Momina Basit Sahiba, for today; Maria Fatima

Sahiba, for today; Zahoor Sahib, Special Assistant, for today; Mohtarma Shahida Waheed Sahiba, for today; Syed Ahmad Hussain Shah Sahib, for today; Janab Asif Khan Sahib, for today; Janab Jamshed Khan Sahib, for today; Muhammad Riaz Shaheen Sahib, for today; Somiya Bibi, for today. Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr.Speaker: Leave is granted. Item No. 07, Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA to please move his call attention notice No. 1195, in the House.

پوائنٹ آف آرڈر دوں گا، آرڈر آف دی ڈے کو مجھے ذرا کمپلیٹ کرنے دیں، تھوڑا سا ہے اتنا ہے بھی نہیں۔ جی سردار صاحب۔

توجہ دلاؤنوٹس ہا

سردار اورنگزیب: جی شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبہ بھر میں جو بچے، بچیاں وفاق المدارس سے شہادت العالمیہ کی سند حاصل کرتے ہیں تو ہائر ایجوکیشن کمیشن ان کو Equivalence بھی دیتا ہے لیکن پرائمری ایجوکیشن والے (PST، پی ٹی سی) کے امتحان میں امیدوار کو شہادت العالمیہ کی سند جو ایم اے کے برابر ہے، کے نمبر نہیں دیتے ہیں جس کی وجہ سے بہت سے طلباء وطالبات اپنے جائز حق سے محروم رہ جاتے ہیں، لہذا حکومت سے درخواست ہے کہ وہ ڈائریکٹر ایجوکیشن پرائمری کو ہدایت جاری کرے کہ وہ اس مسئلے کو فوری حل کر کے رپورٹ ایوان میں پیش کرے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ طلباء اور طالبات کی بہت بڑی حق تلفی ہو رہی ہے اور اس میں ہزاروں بچے اور بچیاں اپنے جائز حق سے محروم رہ جاتے ہیں، میری یہ درخواست ہے جناب سپیکر، آپ سے کہ میرا یہ توجہ دلاؤنوٹس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس پر بحث سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی ہونی چاہیے، اس کے اوپر اس کا حل نکالا جائے تاکہ منسٹر صاحب اس کے۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے منسٹر صاحب سے جواب لیتے ہیں۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر، یہ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب کا میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، بڑا ایک Important issue وہ ہاؤس میں لے کر آئے ہیں اور Basically Sir, ان کا جو Stance ہے وہ یہ ہے کہ شہادت العالمیہ کی جو سند ہے وہ کیوں پرائمری لیول

پر ہماری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ Accept نہیں کر رہی ہے، ان کا Basic thrust یہ ہے جی، اس سارے کال اٹینشن کا، اس میں سر، یہ کہ شہادت العالمیہ اس وقت وہ ایم اے کے برابر ہے، میں بالکل I fully agree with him یہ ایم اے کے برابر سند ہے اور اس وقت ہمارا اے ٹی کے لئے ٹی ٹی کے لئے اور قاری کے لیے یہ وہاں پر قابل قبول ہوتا ہے لیکن یہ انہوں نے بڑا اچھا Point raise کیا ہے کیونکہ یہ بہت عرصے سے ایک کمی چلی آ رہی ہے، ایک تضاد چلا آ رہا ہے کہ آپ ایم اے کے برابر سند کو تو اے ٹی اور ٹی ٹی اور قاری کے لئے تو آپ قابل قبول سمجھ رہے ہیں لیکن پرائمری کے لیے آپ اس کو Consider نہیں کر رہے ہیں، تو میری ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بات ہوئی، اکبر ایوب صاحب سے، انہوں نے چھٹی لی ہے اور ان سے بھی میری بات اور سیکرٹری ایجوکیشن سے بھی میری بات ہوئی، میں نے ان سے کہا کہ آنریبل ممبر بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، تو سر، میں اس کو تب ہی ہم ادھر بھیجتے کمیٹی میں، اگر اس میں ہم نے کوئی Oppose کرنا ہوتا یا اس کے بارے میں ہمارا کوئی اور Stance ہوتا، میرے خیال میں ہم Fully agree کرتے ہیں، اس کے لیے سر، طریقہ کار یہ ہے کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر Standing Service Rules Committee ہوتی ہے اور وہاں سے اس کو چینج کرنا پڑے گا، ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے ان سے بات کر لی ہے اور یہ فوراً میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ میں نے منسٹر صاحب سے بھی بات کی ہے، سیکرٹری صاحب سے بھی، اس کو آپ ایس ایس آر سی میں بھیج کے اس غلطی کو آپ ٹھیک کروائیں تاکہ یہ Anomaly جو ہے ٹھیک ہو سکے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، نلوٹھا صاحب۔ کال اٹینشن نمبر 1206، جناب خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، ډیره مننه، میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے جماعت چہارم اسلامیات کی کتاب / نصاب میں وقتاً فوقتاً عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں تبدیلیاں / تحریفات کی گئی ہیں، مذکورہ بالا تحریفات کے بارے میں مورخہ 2 مئی 2019 معزز اراکین اسمبلی نے بات کی تھی جس پر متعلقہ وزیر نے ایوان میں کہا تھا کہ اس معاملے کے بارے میں انکوائری ہو رہی ہے جس پر محکمہ نے اسی دن شام چار بجکر تیس منٹ پر رپورٹ دینی تھی جس پر سپیکر صاحب نے رولنگ دی کہ محکمہ تعلیم کی مذکورہ انکوائری کی رپورٹ اسمبلی سیکرٹریٹ کو فراہم کریں تاکہ ہم خود بھی دیکھیں کہ کس نے یہ حذف کروایا اور اس کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا؟ گزارش یہ ہے کہ اس سلسلے

میں جوانکوائری ہوچکی ہے، اس کی رپورٹ اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کی گئی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کی تو وجہ بتائیں، اگر جمع کی گئی ہے تو اس انکوائری رپورٹ پر کس حد تک عمل درآمد کیا گیا ہے؟ مزید میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ جماعت چہارم کی اسلامیات کی کتابیں 18-2017 سے اب تک 2567960 کی تعداد میں پرنٹ کی گئی ہیں، اس پرنٹنگ پر کل کتنی لاگت آئی ہے اور یہ لاگت کس مد سے ادا کی گئی ہے؟ جناب سپیکر صاحب، یہ میں آپ کو آپکی رولنگ کے طرف متوجہ کرانا چاہتا ہوں جو آپ کی رولنگ ہے اور ساتھ میں اگر آپ اجازت مجھے دے دیتے ہیں، ڈیبیٹ میرے ہاتھ میں ہے، یہ سر، Dated ہے 2019-05-02، یہ ہماری معزز ممبر حمیرا خاتون نے کال اٹینشن پیش کیا تھا اس سلسلے میں اور پھر اس میں ہمارے معزز اراکین اسمبلی نے بات بھی کی ہے، اس میں جناب سردار یوسف صاحب نے اور پھر آپ نے، اگر آپ مجھے اجازت دیتے ہیں تو پھر میں تھوڑا سا پڑھ لیتا ہوں تاکہ Just refresh your time memory، یہ ہے میں جناب سردار یوسف صاحب کا یہ ذرا پڑھ لیتا ہوں، ساتھ اس پر ڈیبیٹ کی ضرورت ہے، ایک بات اور ہے جناب سپیکر صاحب، ابھی اسلامیات کے حوالے جو نصاب کی بات کی ہے محترمہ نے، یہ جو کئی دفعہ اس طرح کی سازشیں ہوئی ہیں گزشتہ اسمبلی میں اس طریقے سے یہاں پر ایک نصاب میں کچھ الفاظ حذف کئے گئے تھے جو ختم نبوت سے تعلق رکھتے تھے، اس وقت وہ واقعہ پیش ہوا، دوبارہ یہ ہوا ہے، اس سال بھی یہ ہوا ہے اور جس طرح آپ نے اس پر خود نوٹس لیا ہے، بڑی اچھی بات ہے اور اس پر انکوائری بھی ہو رہی ہے لیکن انکوائری یہ ہونی چاہیے اور انکوائری رپورٹ بھی پیش ہونی چاہیے اور ان لوگوں کے خلاف جو اس طرح کے حرکات کرتے ہیں، یہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت کی جا رہا ہے اور اس کے خلاف اگر صحیح طریقے سے انکوائری نہیں ہو گی تو پھر آئے روز اس طرح کی باتیں ہوتی رہیں گی اور ختم نبوت کا جو مسئلہ ہے جو کہ نوے سالوں کے بعد حل ہوا تھا، یہ ایشو دوبارہ اٹھایا جا رہا ہے، تو اس لئے اس پر انکوائری اور ہاؤس کے سامنے لائی جائے سر، آپ کی رولنگ ہے اس پر جناب سپیکر! اس پر میں رولنگ دیتا ہوں کہ محکمہ تعلیم نے جو انکوائری Conduct کی ہے وہ سیکرٹریٹ کو Provide کریں تاکہ یہ ہم خود بھی دیکھیں کہ کس نے یہ حذف کروایا ہے، اس کے خلاف کیا ایکشن ہوا ہے؟ سر، یہ آپ کے --- (تالیاں)--- وزیر خوراک قلندر لودھی صاحب سر، یہ Mistake نہیں ہے، یہ Blunder ہے، یہ Blunder نہیں ہونی چاہیے، اس کا مطلب ہے کہ آپ نے ٹھیک کیا ہے، اس کے بعد جناب سپیکر، کیا ہوا جی، محترم نگہت یاسمین اورکزئی اس ختم نبوت کا جس نے یہ حذف کیا ہے وہ تو واجب القتل ہے کیونکہ اگر

ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ جناب سپیکر، محکمہ تعلیم کی ہمیں رپورٹ دی جائے سر، یہ چیزیں ہوئی ہیں، آپ اندازہ لگائیں یہ ڈیبیٹ جو ہے سر 2 مئی 2019 میں آپ کی رولنگ آئی، ابھی تک انہوں نے انکوائری رپورٹ پیش نہیں کی اور جب یہ میں نے کال اٹینشن جمع کیا تو سیکرٹری صاحب نے، اسمبلی سیکرٹری صاحب نے ان کو انفارم کر دیا، ان کو خط لکھا کہ آپ وہ بھیجیں، جب انہوں نے سر، بھیجا ہے تو That is not inquiry report، اگر آپ ان کو ملاحظہ فرمائیں، یہ دیا ہے 04-08-2020 یہ آپ کے سیکرٹریٹ سے ان کو انفارم کیا گیا اور اس انفارمیشن پر انہوں نے جو جواب بھیجا ہے سر، آپ کے پاس ہے یا نہیں ہے، سر لہ لږ ورکړه کنه، ایک کاپی ان کو دے دیں ہے، سر، اب یہ انکوائری رپورٹ نہیں ہے، اس کا ٹائٹل آپ دیکھیں، سبجیکٹ دیکھیں Facts regarding the issue of Khatme Nabuwat in the textbook of Islamiyat 4. نیچے دستخط کو دیکھیں سر، یہ ممبر ہے کوئی نام تو نہیں ہے، دستخط کیا ہے E&P 04-08-2020 اور یہ پھر تفصیل بتا رہے ہیں، ایک کہانی بتا رہا ہے، یہ انکوائری اس کو آپ نہیں کہہ سکتے ہیں، یہ انکوائری نہیں جس طرح آپ نے حکم کیا ہے، جس طرح اس وقت کے وزیر تعلیم نے ہاؤس میں کمٹمنٹ کیا ہے کہ انکوائری ہو رہی ہے، انکوائری ہو چکی ہے اور پھر آپ نے کہا ہے کہ Conduct ہو گئی ہے، تو اب یہ رپورٹ تو نہیں ہے، اب رپورٹ سامنے لانی چاہیے کہ بھئی اس انکوائری میں کن کو Responsible hit کیا ہے، کیوں اب اس میں اگر یہ رپورٹ آپ ذرا پڑھ لیں، اس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ کوئی ٹیچر ہے، مطلب ہے ایس ایس اسلامیات کا، ان کا نام نہیں دیا گیا ہے اور ان کے خلاف ہم نے ای اینڈ ڈی رولز کے تحت انکوائری Propose کی ہے اور اب ان کو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ نے شوکاز، وہ ان کو Personal hearing دیں گے، اس کے ساتھ ہمارا کام نہیں، ہمارا کام تو یہ ہے کال اٹینشن کہ یہ کس نے کیا ہے، کیوں کیا ہے؟ دوسری بات یہ ہے، اب اتنا Sensitive معاملہ ہے، اب میرا محترم منسٹر کنسرنڈ بھی نہیں ہے، اب مجھے دیگر ساتھی بیان اور جواب دیں گے، شاید ان کو یہ پتہ بھی نہیں ہو گا، انہوں نے پڑھا بھی نہیں ہو گا تو بہت زیادہ اس پہ بات ہو رہی ہے، ہمارے ملک میں بھی اور ویسے بھی آپ کی رولنگ ہے تو سر، تو ان کا کوئسچن ہے، پہلا سر، میری Submission یہ ہے ہاؤس کی، It is not an inquiry report، دوسری بات سال تک رپورٹ نہیں بھیجی، کیا یہ پریویلج یہ اس Excellent Chair کا یا آپ کے یہ پریویلج کی بات نہیں آتی ہے یا اس ہاؤس کے استحقاق کی بات نہیں آتی ہے کہ آپ ایک حکم کرتے ہیں، آپ ایک رولنگ دیتے ہیں کہ آپ فوراً Provide کریں اور ایک سال

آپ 02-05-2019 اور اب آج 07-08-2020 یعنی ایک سال دو مہینے یا چودہ مہینے ہونے والے ہیں کہ انہوں نے نہیں بھیجا ہے، تو کیا It doesn't fall in the Privilege Act، نہیں آتا ہے کہ انہوں نے نہیں کیا، نہیں مانتے اور پھر اتنی Sensitive بات ہے وہ Ignore کرتے ہیں، پھر ایک ممبر آپ کو کہانی بھیجتے ہیں، Facts بھیجتے ہیں کہ کیا اس پر غور، سر، دوسری بات یہ ہے کہ 25 لاکھ کتب کی پرنٹنگ پر کل کتنی لاگت آئی ہے۔ اب دیکھیں سر، ایک دفعہ انہوں نے 2019 اور 2018 میں کتابیں چھاپیں، پھر اس میں یہ ترمیمات لائیں، ان کو Delete کیا ہے، ان کو جو ضروری بات تھی وہ بھی میرے ساتھ یہ پڑے ہوئے ہیں، میں نے اس پر کام کیا ہے، یہ وہ سر، اسلامیات کی کتاب ہے جی، یہ جس میں حذف کئے گئے ہیں جو ٹھیک ہیں صحیح ہیں، یہ تمام میں نے اکٹھے کئے ہیں، یہ مواد جس میں ایڈیٹنگ کی ہوئی، تو سر بات یہ ہے کہ اتنی کتب تقریباً پچیس لاکھ Books انہوں نے پرنٹ کی ہیں Who will pay، وہ پیسے کہاں سے دیں گے؟ جب آپ نے ایک دفعہ کیا ہے، صحیح تھے پھر آپ نے اس میں تحریف کی ہے، پھر آپ نے اس کو ختم کر دیا، پھر آپ نے بنا دیا تو یہ خزانے سے کس نے Payment کی ہے اور کتنی Payment ہوئی ہے؟ سر، میری یہی گزارش ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر سر، میں سب سے پہلے تو یہ کال اٹینشن نوٹس ہے اور بڑا Important ہے، اس پر بات شروع کرنے سے پہلے میں یہ ضرور کہونگا کہ جس طرح آنریبل ممبر خوشدل خان صاحب نے ڈیبیٹ کا حوالہ دیا، اگر اس ڈیبیٹ میں آپ دیکھ لیں تو اپوزیشن اور ٹریژری دونوں جانب سے جن جذبات کا اظہار کیا گیا ہے اس ڈیبیٹ کے اندر تو وہ ایک ہی پیج پر ہیں سب اور وہ اس لئے بھی ہیں کہ جناب سپیکر، اگر آپ مجھ سے پوچھ لیں ذاتی طور پر تو ایک مسلمان ہونے کے ناطے میرا عقیدہ جو ہے وہ میرے اوپر لازم ہے اور اس میں سب سے Important ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ ان کی نبوت اور پھر ان کی ختم نبوت جو وہ خاتم النبیین ہیں تو اس کے اوپر تو میں صرف شروعات اس سے کرنا چاہ رہا تھا کہ اس ڈیبیٹ کے اندر جس طرح ریفلیکٹ ہوا ہے تو وہ میرے خیال میں ہر کسی کے دل میں اور ہر کسی کی زبان پر اور ہر کسی کے ذہن پر اور ہر کسی کی بول چال میں اور محفل میں ہمارے لئے اس پر کوئی Compromise نہیں کیونکہ وہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے، اس پر کوئی Compromise نہیں ہے۔ اب اس کے بعد میں ایک ایشو کے اوپر آتا ہوں اور ایشو سر یہ ہے کہ یہ اسلامیات میں جو گریڈ

فور تھ کی جو کتاب ہے، یہ 13-2012 میں جب نیا Curriculum آیا 2006 والا، تھوڑا سا میں Back ground بیان کر رہا ہوں تاکہ پھر آگے جا کر ہم کسی نتیجے پر پہنچ سکیں، 13-2012 میں یہ کتاب چھپی اور جس شکل میں جس پر اعتراض ہوا اور جو آنریبل ممبر نے اٹھایا تو 13-2012 میں وہ اس شکل میں چھپی جس پر بعد میں اعتراض آیا، یہ کتاب 2017 تک اسی شکل میں ہر سال یہ چھپتی رہی اور 2017 میں ایک ریویو کرنے والے ہیں، ہر سال Obviously سر، یہ ریویو ہوتا ہے، یہ Curriculum کو دیکھا جاتا ہے تو 2017 میں اس کے لئے جو Responsible official تھا وہ ایک ایس ایس تھا، جب اس نے ریویو کیا تو اس نے تھوڑی زیادہ ڈیٹیل اس کے اندر شامل کر دی، 2017 میں یہ نہیں تھا کہ وہ 13-2012 میں جو کتابیں 2017 تک چھپ رہی تھیں کہ اس میں خدانخواستہ یہ خاتم النبیین کا لفظ نہیں تھا لیکن اس میں اس نے ڈیٹیل شامل کر دی Clarity کے لئے اور اچھا کیا میرے خیال میں، ذاتی طور پر میں بھی سمجھتا ہوں کہ اچھا کیا، زیادہ Clarity بچوں کو زیادہ سمجھ آنی چاہیے، جب 2017 میں وہ چھپی ان ڈیٹیلز کے ساتھ جو کہ بہترین ایک اقدام تھا میرے خیال میں، پھر 2018 میں ہر سال چونکہ ریویو ہوتا ہے، غلطی میں آپ کو نشاندہی کروا دیتا ہوں جو میں نے جتنی سٹڈی کی ہے، خوشدل خان صاحب نے تو بڑے ڈیٹیل میں دیکھا ہوگا، جو میں نے صبح سے آج ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اور خود میں نے دیکھا ہے، غلطی وہاں پر ہوئی ہے اور وہ غلطی کی نشاندہی میں کروا دیتا ہوں اس ہاؤس کو کہ جب 2018 میں جو آفیشل اس کو دیکھ رہا تھا اور جو 2017 میں جس آفیشل نے اس کے اندر یہ ڈیٹیلز ڈالی ہوئی تھیں تو 2017 میں ایک غلطی ہوئی، وہ غلطی یہ تھی کہ چلیں کتاب میں تو آپ نے اس کے اوپر تیار کتابوں کے اوپر آپ نے اس میں ایڈیشن کر دی لیکن چاہیے تھا کہ اس کی جو سافٹ کاپی ہوتی ہے جو چھپائی کے لئے پرنٹرز کے پاس جاتی ہے تو اس میں بھی اس کو Add کر دیا جاتا تاکہ پھر یہ ہر سال جو ڈیٹیلز شامل ہوئی تھیں تو ہر سال اس کے اوپر کاغذ لگا کر اس کو ایڈیشن نہیں کرنا پڑتی اور سافٹ کاپی میں وہ پرنٹرز کے پاس ہر سال میں چلی جاتی، تو یہ غلطی 2017 میں اس ایس ایس سے ہوئی کہ اس نے اچھا کام کیا کہ Add کیا لیکن پھر سافٹ کاپی میں اس کو شامل نہیں کیا۔ اگلے سال پھر دوسرے ایس ایس کی غلطی میرے خیال میں وہ یہ تھی کہ تب بھی اس کو ریویو کرتے، وہ ہارڈ کاپی جو 2017 والی چھپ چکی تھی اس کو دیکھنا چاہیے تھی کہ اس میں کیا تھا اور اگر سافٹ کاپی میں پرنٹرز کو بھیجنے سے پہلے اس میں شامل کروا لینا چاہیے تھا، تو Basic crux of the matter غلطی جو ہے وہ یہاں پر آ کر آ جاتی ہے۔ اب جناب سپیکر، جب یہ ایشو یہاں پر ہائی لائٹ ہوا تو اس میں سر، ہم ضرور سزا

دیں گے، گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری ہے، اگر غلطی ہوئی ہے تو سزا بھی ملے گی اور سخت سزا ملے گی نرم سزا، یا یہ ایشو ہمارے لئے بڑا Important ہے، اس میں ہم کسی قسم کی نرمی نہیں کریں گے لیکن خوشدل خان بہتر سمجھتے ہیں، میرے خیال میں ہاؤس میں ان کی Legal knowledge سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ کسی کے اوپر الزام آئے بھی تو اس کو آپ نے ایک موقع دینا ہوتا ہے ضروری قانون کے مطابق کہ وہ اپنا View point explain کرے، اپنا کیس عدالت میں، عدالت بھی آپ کو حق دیتی ہے کہ آپ اپنا بتائیں، تو اس کے لئے جو سرکاری ملازمین جس قانون کے تحت ان کے خلاف انکوائری ہوتی ہے وہ جس طرح خوشدل خان صاحب نے Point out کیا وہ Khyber Pakhtunkhwa Efficiency and Discipline Rules, 2011 ہیں، اس میں Personal hearing کے لئے چونکہ Personal hearing اس کا حق ہوتا ہے تو سیکرٹری سوشل ویلفئر کو مقرر کیا گیا اور Personal hearing اس کی ہو گئی ہے، یہ نہیں ہے کہ ابھی ہو گی، 7 جولائی 2020 کو اس آفیشل کی جس پر اس غلطی کا الزام ہے تو اس کے اوپر Personal hearing ہو چکی ہے، اب ان رولز کے اندر سزا دینے والی اتھارٹی جو ہے وہ چیف منسٹر ہیں، جب یہ Personal hearing ہوئی تو اب یہ رپورٹ چلی گئی ہے، یہ انکوائری چلی گئی ہے، چیف منسٹر صاحب کے پاس اب پڑی ہوئی ہے اور چیف منسٹر صاحب چونکہ Competent authority ہیں، ان رولز کے نیچے سزا دینے کے لئے تو اب چیف منسٹر صاحب اس پر اپنا فیصلہ کریں گے قانون کے مطابق، ایک اور Fact میں یہاں پر ضرور پوائنٹ آؤٹ کرونگا کہ اب وہ جو غلطی 2018 میں ہوئی تھی جو 2017 والی ڈیٹیل شامل نہیں ہوئی تھی 2018 میں اس ٹیکسٹ بک میں، اب جو 21-2020 والے ٹیکسٹ بکس ہیں، اس میں میں ویسے For the sake of information بتا رہا ہوں کہ وہ غلطی دور کر لی گئی ہے اور وہ ساری ڈیٹیلز واپس اس ٹیکسٹ بک میں شامل ہو گئی ہیں۔ اب سر، میں آتا ہوں اس ہاؤس کے وقار کی طرف، یہاں پر میں خوشدل خان صاحب کے ساتھ Agree کرونگا، چلیں حکومت جو کام کر رہی ہے یا ڈیپارٹمنٹ جو کام کر رہا ہے وہ تو میں نے ڈیٹیل میں آپ کو بتا دیا ہے اور اس کو آخری سٹیج تک پہنچایا گیا ہے کہ وہ Competent authority سزا دینے والی چیف منسٹر کا آفس ہے، وہاں پر وہ پہنچ گیا ہے، آج یا کل اس میں وہ فیصلہ بھی آ جائے گا، وہ سزا بھی مل جائے گی لیکن اگر یہاں پر رپورٹ مانگی گئی تھی جس طرح خوشدل خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ اتنے مہینے ہو گئے ہیں اور وہ رپورٹ تو یہ Fact آج ٹیبل ہو گئی ہے، ان سے بالکل میں Agree کرتا ہوں، یہ انکوائری

رپورٹ اس کو میں نہیں کہہ سکتا ہوں، یہ Facts یہ کوئی Facts دی گئی ہیں کہ یہ Facts ہیں اس کیس کی لیکن اگر اب وہ انکوائری رپورٹ فیصلہ صادر ہونے سے پہلے نہیں بھی پیش کر سکتے ہیں تو اس میں آپ ہاؤس کو Inform کر سکتے تھے، یہ ڈیپارٹمنٹ وہ بتادے کہ چونکہ ای اینڈ ڈی رولز کے اندر ایک پراسیس شروع ہے اور وہ چیف منسٹر صاحب کے پاس جاکے، آخری وہی فورم ہے فیصلہ سنانے کا تو آپ یہ انفارمیشن ہاؤس کو ذرا جلدی دے دیتے جو کہ نو مہینوں بعد آپ دے رہے ہیں تو آپ نو مہینے بعد دے دیتے دس دن بعد دے دیں، پندرہ دن بعد دے دیتے اور Regularly اس ہاؤس کو Update کرتے، اگر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے اور یہاں پر ہمارا ذاتی کوئی ایجنڈا تو نہیں ہے، ہم نے تو اس ہاؤس کے وقار کا خیال رکھنا ہے اور ہم نے اگر کوئی کوتاہی کی ہے، وہ یہ ہو سکتی ہے کہ Timely آپ کو Update کرنا چاہیے تھا، جب یہاں پر اتنی ڈیبیٹ ہوئی، یہاں پر اتنی اس کے اوپر بات ہوئی تو آپ کو Timely update کرنا چاہیے تھا۔ آخری بات سر، میں جو خوشدل خان صاحب نے ایک آخری بات اس کے اندر Raise کی ہے کہ جو خرچہ اس کے اوپر آیا ہے ٹیکسٹ بکس کے اوپر تو اس کو پھر کون بھرے گا؟ سر، میں یہ ریکویسٹ کرونگا کہ We should wait for the decision of the competent authority جو کہ چیف منسٹر ہیں، وہ Decision جب آجائے گا پھر وہ Decision ہم ہاؤس میں لے آئیں گے، اس میں یہ ساری چیزیں جو یہاں پر Raise ہوئی ہیں، اس وقت تک آپ تھوڑا سا انتظار کرلیں، وہ Decision جب آجائے گا اس میں یہ ساری چیزیں Clear ہو جائیں گی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔

<u>وزیر قانون</u>: اور آپ کو پتہ بھی لگ جائے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی خوشدل خان صاحب، ساڑھے بارہ بجے ہم نے House adjourned کرلینا ہے جمعہ کی نماز کے لئے، جو اذان پہلی ہو جاتی ہے، جی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر، یہ سلطان محمد صاحب نے جو جواب دیا ہے، یہ According to the point نہیں ہے، ایسے ہی انہوں نے ایک طویل کہانی سنائی، ہمارا کسی Individual کے ساتھ کام نہیں ہے، یہاں پر منسٹر صاحب نے Commitment کی کہ اس میں انکوائری ہوئی ہے، اس انکوائری اور آپ کی رولنگ کی انکوائری کا مطلب یہ تھا کہ یہ جو Deletion ہوئی ہے، جو اضافہ ہوا ہے، یہ کیوں ہوا، کس طرح ہوا، کس نے کیا اور ?Who will be responsible ہمیں وہ انکوائری چاہیے کہ اس

پر کوئی انکوائری کمیٹی بیٹھ گئی ہے، اس میں ممبر کون تھے اور کس طرح انہوں نے ڈیل کیا؟ آیا انہوں نے پبلشر کی Statement ریکارڈ کی، جس طرح یہ کتابیں بنتی ہیں یا جو طریقہ کار ہے، انہوں نے کس کس کی Statement، کس پر Responsibility انہوں نے Fix کی ہے؟ ہم انکوائری کی بات کرتے ہیں جب وہ Responsibility fix کریں گے، اس کے بعد یہ بات ہے کہ انکوائری کرتے یا چیف منسٹر، یہ تو ای اینڈ ڈی رولز علیحدہ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب جو انکوائری بتا رہے ہیں۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ایک منٹ سر۔

جناب سپیکر: اس کے اوپر ہوئی ہو گی تب ہی چیف منسٹر صاحب تک کیس گیا ہے تو وہ ڈیٹیل ہاؤس میں پیش کریں گے کہ کون کون کمیٹی ممبرز تھے کیا اس کی پروسیڈنگز ہوئی اور کیا Final decision ہوا، سی ایم کو پھر فائنل بھیجا گیا، تو یہ ایوان میں ان سے پیش کروالیں گے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہاں پر بات یہ ہے جو چیف منسٹر کا کہا گیا ہے یا ای اینڈ ڈی رولز 2011 کے تحت وہ علیحدہ ہے، یہ انکوائری یہ ہے کہ آیا ہوا ہے یا نہیں ہوا، کس نے کیا ہے؟ جب یہ Responsibility fix ہو جائے پھر ڈیپارٹمنٹ کو رپورٹ جاتی ہے کہ اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے fix کر دی ہے کہ وہ ایک ایس ایس تھا جس سے یہ Mistake ہوئی ہے اور اس کے خلاف، انہوں نے اس کو چارج شیٹ کیا ہوا ہے اور سارا کچھ کیا ہوا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دیکھیں سر۔

جناب سپیکر: یہ تو اس انکوائری میں یہ چیز سامنے آئی ہے کہ There is someone, SS جس سے یہ Mistake ہوئی ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تاہم مطلب جو آپ کی رولنگ ہے اس انکوائری کے بارے میں، وہ انکوائری سیکرٹریٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میں نے کہہ دیا کہ وہ ہمیں پیش کر دیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سیکرٹریٹ میں پیش کریں کہ آیا اس میں کمیٹی ممبر کون تھے، اس میں کوئی Statement record ہوئی ہے؟

Mr. Speaker: Exactly, you are right.

جناب خوشدل خان ایڈکیٹ: کوئی Evidence دیا ہے، یعنی کون سر Accused ہے؟

جناب سپیکر: وہ منگواتے ہیں، لاء منسٹر صاحب Monday کو ہمیں پیش کریں۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: Excuse me, Sir.

جناب سپیکر: Monday کو وہ آ جائے گا ہمارے پاس، جی جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ایک انکوائری ہوتی ہے، ایک ہوتی ہے Facts Finding Committee اور یہ Facts Finding Committee ہے کہ آیا یہ جرم ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے؟ جب جرم ثابت ہو جائے اس کے بعد پھر قانون کو وہ Implement کرتے ہیں اور جس کام کا ہے۔ دوسری بات سر، یہ میں واضح کرتا ہوں یہاں پر، ایک منٹ سر، آپ کو جلدی ہے لیکن یہ بہت اہم ہے، Important ہے اور ہمارے دین اور ایمان کے ساتھ یہ وابستہ ہے سر، بات یہ ہے کہ یہاں پر ہمارے محترم نے کہا ہے کہ یہ غلطی ہے، دو قسم کی غلطیاں ہوتی ہیں اور پھر یہ بھی دیکھ لیں کہ یہ غلطی کی Definition میں آتا ہے یا نہیں؟ غلطیوں کی بھی، Error بھی ہوتی ہے، Omission بھی ہوتا ہے Advertently قصداً عمداً ہوتی ہے، یہ دیکھنا ہے سر، یہ غلطی نہیں ہے، یہ قصداً عمداً غلطی ہے، یہ 2016 میں، 2017 اور 2018 میں یہ ہے، میں پڑھ لینا چاہتا ہوں، یہ ٹھیک ہے یہ صحیح ہے، پھر اسی سال میں پھر اس کو حذف کیا گیا ہے، یہ ہے مطلب ہے انبیاء علیہ السلام پر ایمان، نبی کے معنی ہیں خبریں دینے والا، اس کی جمع انبیاء ہے اور رسول کے معنی ہیں پیغام پہنچانے والا، اس کی جمع رسل ہے، اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے بہت سے نبی اور رسول بھیجے، ہر نبی نے اپنے خاص زمانے میں زمانہ خاص کو مستفید اور خاص علاقے میں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور ان لوگوں کو اللہ کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے کا طریقہ سکھلایا اور سمجھایا، It is very important، سب سے آخر میں حضرت محمد ﷺ تشریف لائے، آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے، قیامت تک آنے والے انسانوں کی راہنمائی کا واحد ذریعہ آپ پر نازل ہونے والی کتاب قران مجید اور آپ کی صورت اور سیرت ہے، ان باتوں پر یقین رکھنا عقیدہ ختم نبوت کہلاتا ہے، جو شخص حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی پیغمبر نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور اسلام سے خارج ہے۔ اب جو انہوں نے Deletion کی ہے وہ سر، یہ ہے، یہ ہے جناب 2017-18 کی وہی ہے، تحریف شدہ ہے، چوتھی جماعت کا ہے، چار نمبر، انبیاء اور رسل علیہ السلام پر ایمان، نبی کے معنی ہیں خبر دینے والا، اس کی جمع انبیاء ہے اور رسول کا معنی ہے پیغام پہنچانے والا، اس کی جمع رسل ہے، اللہ تعالی نے انسانوں کی ہدایت کیلئے بہت سے نبی اور رسل بھیجے ہیں، خاص زمانے اور خاص قوموں، قبیلوں

اور خاص علاقوں کو اللہ تعالی کا پیغام پہنچاتے، ان لوگوں کو اللہ تعالی کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنے کا طریقہ سکھایا اور سمجھایا یہ آخر میں، سب سے آخر میں حضرت محمد ﷺ تشریف لائے، آپ اس کے درمیان میں دیکھیں آپ ﷺ اللہ تعالی کے آخری رسول اور نبی ہیں، اب یہاں آگے یعنی قیامت تک آنے والے تمام عرصہ اب ان سے وہ الفاظ جو پانچ چھ الفاظ تھے، انہوں نے حذف کئے ہیں، ان سے جو حذف کئے گئے ہیں، "یہ کوئی نبی آنے والا نہیں ہے" یہ ختم کیا ہے اور جو شخص حضرت محمد مصطفٰی ﷺ کو آخری پیغمبر نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہو سکتا، اگر کوئی آپ کی نبوت، توان چیزوں کو تو کیا اس The definition of the omission of the mistake of the error.

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: اور یہ نہیں، یہ تو قصداً Omission کی گئی ہے، یہ ایک سازش کے تحت کی گئی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ اس کو Mistake کہیں گے یا کیا کہیں گے؟ Is this mistake، جو انہوں نے پڑھی ہے، دونوں یہ باتیں دونوں۔۔۔۔

<u>جناب سلطان محمد خان: (وزیر قانون)</u> سر، وہ تو ابھی Correct ہو گئی ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی؟

<u>وزیر قانون</u>: واپس اپنی اوریجنل حالت میں آگئی ہے، Correction اس میں ہو گئی ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: یہ چیز پھر 2019-2018 ایک دفعہ ان کو صحیح کیا ہے 2018 میں اور اسی سال میں دوبارہ یہی الفاظ، ایک سال میں سر، میرا یہ ہاؤس سے اور آپ سے التماس ہو گا، گزارش ہو گی کہ اگر آپ کمیٹی بنادیں اسی پارلیمنٹ کی، سلطان محمد کو یا کسی اور منسٹر کو کرلیں، اور ہم دیکھ لیں کہ انہوں نے کیا کارروائی کی؟ تو پھر ہم آپ کو رپورٹ پیش کرینگے اس پر جو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: اس پر کمیٹی ہونی چاہیئے۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، میں نے پہلے ہی یہ کہہ دیا تھا کہ ہم Sincerity کے ساتھ اس مسئلے کو دیکھ رہے ہیں، یہ بھی کہہ دیا ہے کہ وہ انکوائری سی ایم صاحب کے پاس چلی گئی ہے، Competent Authority decide کریگی لیکن اگر خوشدل خان صاحب اس سے بھی مطمئن نہیں ہیں، وہ بھی Monday کو آ

جائیگی،اس میں سارے جو چارج شیٹ ہیں وہ بھی سامنے آجائیں گے اس میں ہم نے Inadvertent mistake ہوا ہے، Inadvertent mistake جیسا وہ کہہ رہے ہے ہیں لیکن تب بھی اگر وہ اس سے Satisfied نہیں ہو رہے ہیں تو یہ ایشو ہمارے دل کے بھی قریب ہے، صرف ان کے دل کے تو قریب نہیں ہے، بیشک سر،اس کے اوپر کمیٹی بنائیں تاکہ ہم اس کو Oversee کریں کہ یہ سارا پراسیس ٹھیک چل رہا ہے یا نہیں چل رہا ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں اس کو سٹینڈنگ کمیٹی بھیج دیتے ہیں اور سٹینڈنگ کمیٹی اس کو سارا دیکھ لے گی جی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> یہ سپیشل ایشو ہے، اگر سپیشل کمیٹی پانچ چھ آدمیوں کا بنادیں تو جلدی ہو جائیگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سیلیکٹ کمیٹی یا سپیشل کمیٹی بنادیں، سپیشل کمیٹی۔

<u>جناب سپیکر:</u> سیلیکٹ کمیٹی کا تو یہ کیس نہیں ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سپیشل کمیٹی بنائیں، سپیشل کمیٹی۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، ہم سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج کے ان کو ایک ٹائم فریم دے دیتے ہیں تاکہ وہ پھر کنسرنڈ لوگوں کو بلائیں، اتنی کمیٹیاں بنا کے وہ کمیٹیاں کمیٹیاں ہو جاتی ہیں ساری۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سر،اس میں میں عرض یہ کرونگا کہ یہ تو ایک سپیشل۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر، کیا ہونا چاہیئے، سٹینڈنگ کمیٹی یا سپیشل کمیٹی، آپ کی کیا تجویز ہے؟

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> اگر اس میں آپ۔۔۔

<u>وزیر قانون:</u> سر،اس میں میں بتاتا ہوں جی، میں آپ کو بتاتا ہوں جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Floor is with Law Minister.

<u>وزیر قانون:</u> سر، یہ بالکل اس میں سپیشل سے زیادہ سپیشل کمیٹی بنائیں، اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، سپیشل کمیٹی بنادیں، اس کو ہم Oversee کرینگے سارے پراسیس کو۔

<u>Mr. Speaker</u>: So, I would like to announce the Special Committee to probe the matter and inquire of the

یہ سارے معاملے پر اور نام جو ہیں آج شام تک اناؤنس کر دینگے سپیشل کمیٹی کے ممبران کے، ابھی ختم، ٹائم نہیں ہے، ساڑھے بارہ نماز کا ٹائم ہو جائیگا کچھ تھوڑا سا بزنس ہے، سپیشل کمیٹی میں آپ کو ڈال لیں گے۔
You will be the very much Member of that Committee.

خیبر پختونخوا ٹرسٹ بل مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 7(a), Introduction of Bill: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Trust Bill, 2020, in the House.
Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker., Mr. Speaker, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Trust Bill, 2020, in the House.
Mr. Speaker: The Bill stand introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کوآپریٹو سوسائیٹیز مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Cooperative Societies (Amendment) Bill, 2020, in the House.
Minister for Law: Thank you Mr. Speaker, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Cooperative Societies (Amendment) Bill, 2020, in the House.
Mr. Speaker: The Bill stands laid.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker. The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.
Minister for Law: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2020 may be taken into the consideration at once.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2020 may be taken into the consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill, preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Minister for law to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2020 may be passed.

Minister for Law: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2020 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission (Amendment) Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. The Business is over.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: عنایت صاحب کمیٹی کی بات نہیں کرنا چاہ رہے تھے، وہ وہی ایڈجرنمنٹ موشن کے بارے میں بات کرنا چاہ رہے تھے جو ایک سال پہلے پیش کی تھی، جمع کروائی تھی اور پھر اس کے بعد انہوں نے جب پی ٹی آئی کی مدیحہ صاحبہ نے اس کو پیش کیا تو وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا بزنس جو ہم ایک سال پہلے ہم جمع کراتے ہیں تو اور کوئی لیکر اور پھر اس کو۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کیا بل ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، وہ وہی بات کرنا چاہ رہے تھے، وہ کمیٹی کی بات نہیں کرنا چاہ رہے تھے اور دوسری بات جناب سپیکر صاحب، کہ ایل آر ایچ میں کیونکہ ہیلتھ منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے آپ سے پوائنٹ آف آرڈر مانگا تھا جناب سپیکر صاحب، کہ وہاں پر گائنی میں جنگلے لگے ہوئے ہیں اور وہاں پر

جب ڈیلیوری ہوتی ہے تو سب مرد باہر کھڑے ہوتے ہیں جناب منسٹر صاحب، میں آپ کی وساطت سے آپ سے بات کرنا چاہ رہی ہوں کہ وہاں پر مرد کھڑے ہوتے ہیں اور وہ صرف جنگلے لگے ہوتے ہیں، اس کیلئے کچھ کریں اور دوسری بات یہ ہے کہ جو تشویشناک حالت میں مریض لے کر گئے تھے، اس پہ انکوائری کا آرڈر ہوا تھا، اس کا کیا بنا سٹی ہاسپیٹل میں؟ ایڈجرن کردیں ابھی،

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ان کو پتہ بھی نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: کیوں نہیں پتہ ہوگا؟ He is holding two offices, two Ministries; he is a very competent man, you know. Yes, Minister Sahib.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): جو گائنی وارڈ کا تھا، آج ہی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے صرف کوئی دیکھ لے، کنفرم کرلیں کہ کوئی ایسے ہیں، I would be surprised لیکن اگر ایسے ہیں تو ضرور ایل آر ایچ کو کہہ دیں گے کہ وہ Immediately ایکشن لے اور انکوائری کا بھی پلیز کل تک بتادیں کہ کل جو یہ انکوائری کہہ رہے ہیں، میرے خیال میں آپ پرائیویٹ ہاسپیٹل کی بات کر رہے ہیں، ایل آر ایچ کی نہیں، ہاں جی، تو وہ انکوائری کا بھی پلیز کل تک بتادیں تاکہ میں نگہت اورکزئی کو بتادوں۔

جناب سپیکر: اصل میں جمعہ ہے، نماز کیلئے اذان ہونی والی ہے، پہلے اذان کے بعد پھر کوئی کاروبار دنیا نہیں کرنا چاہیئے۔

The sitting is adjourned till 03:00 p.m. Monday, 10th August, 2020.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 10 اگست 2020ء بعداز دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)